ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

اپریل، مئی 2024ء

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ (الصّف:۱۵)

مؤرخہ 8فروری 2024ء کو منعقدہ ریفریشر کلاس عہدیداران مجلس انصار اللہ قادیان کے موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 28؍اپریل 2024ء کو منعقدہ تربیتی کیمپ مجلس انصار اللہ ضلع ملاپورم (کیرالہ) کے موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر جنوبی ہند

مؤرخہ 10فروری 2024ء کو منعقدہ ریفریشر کلاس عہدیداران ضلع بیربھوم (صوبہ بنگال) کے موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے مکرم محمد سفارت صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ شمال مشرقی ہند

مؤرخہ 3مارچ 2024ء کو مسجد الحمد سعید آباد (حیدرآباد) میں خصوصی پروگرام ''انصار سے چائے پر ملاقات'' کے موقع پر عہد دہراتے ہوئے مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر جنوبی مغربی ہند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

عہد مجلس انصار اللہ

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ
مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔(اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

جلد:22 | شہادت، ہجرت 1403 ہجری شمسی۔اپریل، مئی/2024ء | شمارہ:4،5

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
سیرت حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ	11
27مئی ایک تاریخی دِن	17
خلافت حصارِ جاودانی (نظم)	20
100 سو سال قبل اپریل، مئی 1924ء	20
رشی نگر جماعت سے موصولہ تین ایمان افروز روایات	21
محترم بشیرالدین صاحب ننگلی مرحوم قادیان کا ذکر خیر	22
اخبار مجالس	25

نگران:
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر
محمد ابراہیم سرور
فون:97811 56535

مجلس اِدارت
ایچ شمس الدین، شیخ محمد زکریا، سید کلیم احمد عجب شیر، سید اعجاز احمد آفتاب، وسیم احمد عظیم

مینیجر
طاہر احمد بیگ
فون:99152 23313

انسپکٹر
عرفان احمد
فون:98782 64860

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ -/250روپے۔فی پرچہ -/50روپے

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبداللہ

آن لائن ایڈیشن: مسرور احمد لون

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

خلافت: امن کی ضامن

ہم سب جانتے ہیں کہ خلافت کی نعمت کا آغاز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد ہوا جب کہ اس اندوہناک سانحہ کی وجہ سے صحابہ سخت نڈھال تھے۔ حضرت عمرؓ غم سے چور ہوکر کہہ رہے تھے کہ جو کہے گا کہ رسولِ خدا فوت ہو گئے ہیں، میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ تب حضرت ابوبکر صدیقؓ الٰہی تصرف و توفیق سے سامنے آئے اور آیت: ''وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ'' (ال عمران: 145) کی تلاوت کی جس سے صحابہ کو یقین ہوگیا کہ وصالِ نبویؐ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد جذبات میں ٹھہراؤ پیدا ہوا اور صحابہ نے مشورہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ تسلیم کرلیا۔ اور یوں خوف کی حالت امن میں تبدیل ہوگئی اور خلافتِ راشدہ کا بابرکت نظام شروع ہوا جس سے مسلمانوں میں امن اور اتحاد پیدا ہوکر مسلمان ترقی کی طرف گامزن ہونے لگے۔ خلافتِ راشدہ کے دوران ہر خلیفہ کی وفات پر ہر دفعہ وعدۂ الٰہی کے مطابق نئے خلیفہ کے انتخاب کے بعد خوف کی ہر حالت امن میں بدلتی رہی۔

دورِ آخرین میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد خلافت علی منھاج النبوۃ کا احیاء اور قیام ہوا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''الوصیت'' میں ذکر فرمایا تھا کہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے۔ نبی کی وفات پر قدرتِ ثانیہ خلافت کی صورت میں آتی ہے اور اللہ تعالیٰ گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوا اور ساری کی ساری جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ہاتھ پر جمع ہوگئی اور بلا استثناء سب نے بیعت میں شمولیت کی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ایک بار پھر پورا ہوا، خوف کے بادل چھٹ گئے اور احمدیت کا قافلہ ترقی کی منازل کی طرف بڑھنے لگا!

حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیت میں واضح طور پر تحریر فرمایا ہے کہ خلافت دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے وصال کے وقت چند سرکردہ مگر نادان لوگوں نے خلافت کی نعمت سے منہ موڑا۔ لیکن وہی ہوا جس کا وعدہ حضرت مسیح موعودؑ نے دیا تھا۔ جماعت کی اکثریت نے خدائی تصرف سے انجمن کی بجائے خلافت کے حق میں رائے دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بار پھر جماعت میں خلافت کا نظام مستحکم بنیادوں پر قائم ہوگیا۔ اور یہ سلسلہ حضرت مصلح موعودؓ کی بابرکت قیادت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصف صدی سے زائد عرصہ تک آگے سے آگے بڑھتا گیا۔

خلافتِ ثانیہ، ثالثہ اور رابعہ میں جماعت پر کئی خوف کی حالتیں آئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ خلافت کے ذریعہ امن کی حالت میں تبدیل کر دیا۔ دراصل خلافت نہ صرف احمدیوں کیلئے بلکہ ساری دنیا کیلئے امن کی ضامن ہے۔

2012ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے برسلز میں یورپین پارلیمنٹ سے خطاب فرمایا۔ اِس خطاب سے متاثر ہوکر Bishop Dr Amen Howard جنیوا (سوئٹزرلینڈ) کہتے ہیں:

''یہ شخص جادوگر نہیں لیکن ان کے الفاظ جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔ لہجہ دھیما ہے لیکن ان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ غیر معمولی طاقت، شوکت اور اثر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس طرح کا جرأت مند انسان مَیں نے اپنے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ کی طرح کے صرف تین انسان اس دنیا کو مل جائیں تو امن عامہ کے حوالے سے اِس دنیا میں حیرت انگیز انقلاب مہینوں نہیں بلکہ دنوں کے اندر برپا ہوسکتا ہے اور یہ دنیا امن اور بھائی چارہ کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ مَیں اسلام کے بارہ میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا۔ اب حضور کے خطاب نے اسلام کے بارہ میں میرے نکتۂ نظر کو کلیۃً تبدیل کر دیا ہے۔'' (احمدیہ گزٹ کینیڈا مئی 2018ء صفحہ 20)

مبارک وہ قیادت مان لی جس نے خلافت کی
کہ وہ محفوظ ہر خوف و خطرہ، ہر فتنہ گر سے ہے

(مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت احمدیہ کا سلطانِ نصیر بنائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (النور:56)

ترجمہ:تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۷۳ مشکوۃ کتاب الرقاق باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایزارساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

’’یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلۃ: ۲۲) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے.... سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۴ تا ۳۰۶)

آیتِ استخلاف سے خلافت کا بیّن ثبوت

آیتِ استخلاف سے کچھ لوگ مسلمانوں میں بادشاہت قائم ہونے کا وعدہ مراد لیتے ہیں، حالانکہ اس آیت میں واضح طور پر ایک دینی وروحانی خلافت پر روشنی پڑتی ہے۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اورخلفاء احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں اس آیت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر یہاں پیش کرنا خاکسار مناسب سمجھتا ہے۔

(1)اس خلافت روحانیہ کا وعدہ مومنوں اوراعمال صالحہ بجالانے والوں کے ساتھ ہے کہ صرف انہیں میں سے خلیفہ ہوں گے گویا ایمان اورعمل صالح روحانی خلافت کی بنیادی شرط ہے،بادشاہت کے لیے یہ لازم نہیں۔

(2)اس آیت کے علاوہ دیگر کئی اورقرآنی آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نسبت اپنی ذات کی طرف کی ہے۔جو اس کے تقدس اورعظمت پر دلالت کرتی ہے جو بادشاہت کو حاصل نہیں۔

(3)بے شک بظاہر مومنوں کی جماعت اپنے میں سے بہترین فرد کا انتخاب بطور خلیفہ کرتی ہے مگر وعدہ الٰہی ”خلیفہ خدا بناتا ہے“ سے صاف ظاہر ہے کہ دراصل اللہ تعالیٰ مومنوں کے دلوں پر تسلط فرما کر انہیں اپنے پسندیدہ،بہترین نیک اورمتقی شخص پر جمع کر دیتا ہے۔جبکہ بادشاہوں میں نیک وبد اورظالم وجابر ہر قسم کے بادشاہ ہوسکتے ہیں۔

(4)خلفاء کی دیگر علامات اور کام جو اس آیت میں بیان ہوئے ہیں وہ ان کے روحانی اور دینی مقام پر دلیل ہیں۔مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ ان خلفاء کے ذریعہ دین اسلام کو ترقی عطا فرماتا ہے۔محض دنیوی فتوحات نہیں بلکہ دینی وروحانی ترقی ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔

(5)اس آیت میں خلفاء کی عصمت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین اورطریق پر ہی چلتے ہیں۔عام دنیوی بادشاہوں سے یہ وعدہ نہیں ہے۔

(6)دینی وروحانی خلفاء کو اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت لازماً نصیب ہوتی ہے اور خلیفہ برحق کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کی جماعت کے خوف امن میں بدل دیتا ہے۔یہ وعدہ بھی عام دنیوی بادشاہوں اور حاکموں کے ساتھ لازم نہیں ہے۔

(7)دینی وروحانی خلفاء توحید حقیقی اورعبادت الٰہی کو قائم کرنے والے ہوتے ہیں۔گویا اپنے زمانہ میں اللہ کے کامل اور موحّد بندے وہی ہوتے ہیں اوردنیا میں بھی ان کے ذریعہ توحید اور عبادت قائم ہوتی ہے اورخدا کے عبادت گزار بندے پیدا ہوتے ہیں جبکہ ہر بادشاہ کے ذریعہ یہ نیک کام سرانجام نہیں پاتے۔

(8)ایسے خلفاء روحانی کی تمام علاماتِ صداقت دیکھ کران کا انکار کرنے والے لوگ نافرمان کہلاتے اورعہدشکنی کے مرتکب ہوتے ہیں جبکہ بادشاہوں پر ایمان لانا ضروری نہیں نہ ہی ان کے روحانی مقام کا انکار کرنے والے فاسق ہیں۔

نبی کریمؐ نے خلافت کے قیام کو الٰہی سنت قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ (کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۶) کہ کوئی نبوت ایسی نہیں ہوئی جس کے بعد خلافت قائم نہ ہوئی ہو۔آپؐ نے اپنے بعد قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوۃ کے پہلے دور کی پیشگوئی اپنے معاًبعد بیان فرمائی تھی جو خلافت راشدہ کی صورت میں پوری ہوئی۔

امت محمدیہ میں خلافت راشدہ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے دوسرے دور کی پیشگوئی دورملوکیت یعنی ظالم وجابر بادشاہتوں کے ادوار کے بعد کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے۔ جسے علمائے سلف نے امت میں سے مبعوث ہونے والے مسیح نبی اللہ ومہدی موعودؑ کے زمانہ سے منسلک کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی وفات کے بعد 27 مئی 1908ء کو خلافتِ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلم امہ کو خلافتِ احمدیہ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوکر خلافتِ اسلامیہ کے تمام ثمرات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 05 رجنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے
وقفِ جدید کے ستاسٹھویں (67) سال کے آغاز کا پر شوکت اعلان

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الصّف کی آیات ۱۱ تا ۱۳ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ مَیں بھی مسیح موسوی کے قدم پر بھیجا گیا ہوں، اور جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رحم اور معافی کی تعلیم دی تھی، مَیں بھی رحم اور بخشش اور صلح اور آشتی کی اسلامی تعلیم کے ساتھ مسیح محمدی کے طور پر بھیجا گیا ہوں۔ یہ زمانہ اَب قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت کا زمانہ ہے۔ تلوار کے جہاد کا اَب زمانہ نہیں ہے۔ لیکن اسلامی تعلیم کو پھیلانے کے لیے قلم کا جہاد اور تبلیغ کا جہاد جاری ہے اور اس جہاد کو جاری رکھنے کے لیے بھی جان، مال اور عزت کی قربانی کی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح اسلام کی ابتدا میں قربانیوں کی ضرورت تھی۔

پس یہ زمانہ جو مسیح موعود کا زمانہ ہے، اس زمانے میں خاص طور پر مالی جہاد ایک اہم کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مالی قربانی کی طرف کئی جگہ توجہ دلائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کسی کا ادھار نہیں رکھتا، اس نے ایسی تجارت کی خبر دی ہے جو دنیا اور آخرت کی کامیابی پر منتج ہے۔ نیک نیتی سے اس کی راہ میں کی گئی قربانی کو خدا تعالیٰ کئی گنا بڑھاتا ہے۔ یہی اس نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی ہیں جو دین کی خاطر مالی قربانی کرنے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔

جماعتی ترقیات اس بات کی گواہ ہیں کہ غریب لوگوں کی معمولی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کس قدر پھل لگاتا ہے۔ ایسی مثالیں مَیں اکثر بیان کرتا رہتا ہوں آج بھی بیان کروں گا۔ یہ مثالیں آسودہ حال احمدیوں کو اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ وہ دیکھیں کہ ان کے معیار کیا ہیں۔ ان صحابہؓ اور قربانی کرنے والوں کی اولادوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو کچھ بھی عطا فرمایا ہے یہ ان بزرگوں کی قربانیوں کا پھل ہے۔

ریپبلک آف سنٹرل افریقہ، قزاقستان، قرغیزستان، فلپائن، کیمرون، تنزانیہ، انڈونیشیا، میلبرن آسٹریلیا کے علاوہ دنیا بھر سے مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد حضور انور نے وقف جدید کے چھیاسٹھویں سال کے کوائف اور ستاسٹھویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر نے دوران سال ایک کروڑ انتیس لاکھ اکتالیس ہزار پاؤنڈ مالی قربانی وقف جدید میں پیش کی۔ یہ وصولی گذشتہ سال سے سات لاکھ اٹھارہ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ شاملین کی کُل تعداد پندرہ لاکھ پچاس ہزار ہے۔

بھارت کے پہلے دس صوبہ جات: کیرالہ، تامل ناڈو، جموں کشمیر، تلنگانہ، کرناٹک، اڑیشہ، پنجاب، ویسٹ بنگال، دہلی، مہاراشٹرا۔

بھارت کی پہلی دس جماعتیں: حیدرآباد، کوئمبٹور (Coimbatore)، قادیان، کالیکٹ، ملیجیری، بنگلور، Melepalayam، کلکتہ، کیرولائی، کیرنگ۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ 12؍جنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوۂ اُحد کے واقعات۔ عالمی جنگ سے بچنے کیلئے دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جنگِ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے ذکر ہو رہا تھا۔ اس حوالے سے مزید تفصیل اس طرح ہے کہ لوگوں میں سے دشمن کے سب سے زیادہ قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپؐ کے ساتھ پندرہ صحابہ ثابت قدم رہے جن میں سے آٹھ مہاجر اور سات انصار صحابہ کرام تھے۔ مختلف روایات میں ثابت قدم رہنے والے صحابہ کی تعداد مختلف بیان کی گئی ہے۔ روایات میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن صحابہؓ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی تھی، بیعت کرنے والے خوش نصیبوں کی تعداد آٹھ بیان ہوئی ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ احد کے دن صحابہ کی جاں نثاری کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو صحابہ آنحضرتؐ کے گرد جمع تھے انہوں نے جو جاں نثاریاں دکھائیں دنیا ان کی نظیر لانے سے عاجز ہے۔ یہ لوگ پروانوں کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد گھومتے تھے، اور آپ کی خاطر اپنی جان پر کھیل رہے تھے۔ جو وار بھی پڑتا تھا صحابہؓ اپنے اوپر لیتے تھے اور آپؐ کو بچاتے تھے، ساتھ ہی دشمن پر وار بھی کرتے جاتے تھے۔ یہ گنتی کے جاں نثار اس سیلابِ عظیم کے سامنے کب تک ٹھہر سکتے تھے جو ہر لحظہ مہیب لہروں کی طرح چاروں طرف سے بڑھتا چلا آتا تھا۔ دشمن کے حملے کی ہر لہر مسلمانوں کو کہیں کا کہیں بہا کر لے جاتی تھی۔ مگر جب ذرا زور تھمتا تھا تو مسلمان لڑتے بھڑتے پھر اپنے محبوب آقا کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔ روایات میں آتا ہے کہ غزوۂ احد کے علم بردار حضرت مصعب بن عمیرؓ نے جھنڈے کی حفاظت کا حق خوب ادا کیا۔ حضرت مصعبؓ کی شہادت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا تھا۔

بہت سے لکھنے والے لکھ رہے ہیں کہ اَب عالمی جنگ کے آثار بہت قریب نظر آ رہے ہیں۔ پس بہت زیادہ دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانیت کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ 19؍جنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوۂ اُحد کے حالات۔ فلسطین کیلئے دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: جنگ احد کے ضمن میں مزید بیان کروں گا۔ جب ابن قمئہ نے یہ سمجھا کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا ہے اور اُس نے منادی کر دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ منادی کرنے والا شیطان تھا جو جُعَیل بن سُراقہ کی شکل میں تھا۔ اس بارے میں کئی قول ہیں کہ اعلان کس نے کیا تھا۔

لوگوں کو جُوں جُوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ موجود ہونے کا پتا لگتا جاتا تھا دیوانوں کی طرح لڑتے بھڑتے آپؐ کے گرد جمع ہوتے جاتے تھے۔

جان نثاروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو اپنے بدنوں سے چھپا لیا مگر پھر بھی جب کبھی حملہ کی رَو اُٹھتی تو یہ چند گنتی کے آدمی اِدھر اُدھر دھکیل دیے جاتے تھے اور ایسی حالت میں بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریباً اکیلے ہی رہ جاتے تھے۔ کسی ایسے ہی موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے مشرک بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا ایک پتھر آپؐ کے چہرہ مبارک پر لگا جس سے آپؐ کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور ہونٹ بھی زخمی ہوا۔ ایک اور پتھر جو عبداللہ بن شہاب نے پھینکا تھا اُس نے آپؐ کی پیشانی کو زخمی کیا اور تھوڑی دیر کے بعد تیسرا پتھر جو ابن قمئہ نے پھینکا تھا آپؐ کے رخسار مبارک پر آ کر لگا جس سے آپؐ کے مغفر یعنی خود کی دو کڑیاں آپؐ کی رخسار میں چبھ کر رہ گئیں۔

اب کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی خاطر ایران کے بادشاہ کو اتنی دُور مَروا دیا تو اُس نے اُحد کے میدان میں ایسا کیوں ہونے دیا۔ یہ اعتراض درست نہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہوتی ہے کہ بعض مواقع پر وہ تھوڑی سی بات پہ پکڑ لیتا ہے اور بعض دفعہ کسی مصلحت کے تحت ڈھیل دیتا ہے تا انسان کی بے بسی ظاہر ہو۔

حضور انور نے فلسطین کیلئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اَب مسلمان ملکوں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ وہ بجائے اس کے کہ اکٹھے ہو کے فلسطین کو بچانے کی فکر کریں خود مسلمانوں نے لڑنا شروع کر دیا ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 26 رجنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوۂ اُحد کے حالات، واقعات۔ یمنی احمدیوں کیلئے دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرتؐ کو جنگ میں جو زخم پہنچے تھے اس کی تفصیل میں بعض روایات اس طرح ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق اس موقع پر نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب اُس شخص پر سخت ہوجاتا ہے جسے اللہ کے نبیؐ نے اللہ کے راستے میں قتل کیا ہو اور اللہ تعالیٰ کا غضب اُس قوم پر سخت ہوجاتا ہے جس نے رسول اللہؐ کا چہرہ خون آلود کردیا ہو۔

صحیح بخاری میں یہ روایت اس طرح ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ گویا میں نبیؐ کو اَب بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

فاطمۃ الزہراؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دہشت ناک خبریں سُن کر مدینہ سے نکل آئی تھیں وہ بھی تھوڑی دیر کے بعد اُحد میں پہنچ گئیں اور آتے ہی آپؐ کے زخموں کو دھونا شروع کردیا مگر خون کسی طرح بند ہونے میں ہی نہیں آتا تھا۔ آخر حضرت فاطمہؓ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلا کر اُس کی خاک آپؐ کے زخم پر باندھی تب جا کر کہیں خون تھما۔ دوسری خواتین نے بھی اس موقع پر زخمی صحابیوں کی خدمت کر کے ثواب حاصل کیا۔

جنگ اُحد میں فرشتوں کا حاضر ہو کر لڑائی کرنے کے بارے میں بھی ذکر ملتا ہے۔ حضرت سعد بن وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُحد کے دن رسول اللہؐ کے دائیں اور بائیں دو آدمی دیکھے۔ اُن پر سفید لباس تھا۔ بڑی سخت لڑائی کر رہے تھے میں نے اُن دونوں کو نہ اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد دیکھا یعنی جبرائیلؑ اور میکائیلؑ۔ علامہ بیہقی نے عُروہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے صبر اور تقویٰ پر وعدہ کیا تھا کہ پانچ ہزار لگاتار فرشتوں کے ذریعے اُن کی مدد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا لیکن جب اُنہوں نے رسول اللہؐ کے حکم کی نافرمانی کی اور صفوں کو چھوڑ دیا۔ اور تیر اندازوں نے اپنی جگہوں کو چھوڑ کر دنیا کا ارادہ کیا تو اُن سے فرشتوں کی مدد اُٹھالی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 02 رفروری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوۂ اُحد کے حالات۔ پاکستانی احمدیوں کیلئے دعاؤں کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ اُحد کے واقعات میں صحابہؓ کی قربانیوں اور اُن کے عشقِ رسولؐ کی مثالیں میں نے دی تھیں۔ اِن میں حضرت علیؓ کی بہادری کے واقعات کا بھی ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ غزوۂ اُحد کے موقع پر ابن قمئہ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو شہید کر کے گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کردیا اور قریش کو کہا کہ میں نے محمدؐ کو قتل کردیا۔

حضرت مصعبؓ کے شہید ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت علیؓ کے سپرد کیا۔

حضرت علیؓ نے یکے بعد دیگرے کفار کے علم برداروں کو تہ تیغ کیا۔ رسول اللہؐ کے ارشاد پر حضرت علیؓ نے کفار کے عمرو بن عبداللہ جمحی اور شیبہ بن مالک کو قتل کردیا۔ جبرئیلؑ نے حضرت علیؓ کے بارے میں کہا کہ یا رسول اللہ! یقیناً یہ ہمدردی کے لائق ہیں، تو رسول اللہؐ نے فرمایا: ہاں علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، تو جبرئیلؑ نے کہا کہ میں آپ دونوں میں سے ہوں۔ اس بات کو شیعہ حضرات مبالغہ آرائی کر کے بہت زیادہ بڑھا چڑھا بھی لیتے ہیں۔

ابودجانہؓ نے بڑی دیر تک آپؐ کے جسم کو اپنے جسم سے چھپائے رکھا اور جو تیر یا پتھر آتا تھا اُسے اپنے جسم پر لیتے تھے حتیٰ کہ اُن کا بدن تیروں سے چھلنی ہوگیا مگر اُنہوں نے اُف تک نہیں کی۔ پھر حضرت اُمِّ عمارہ کا بھی ذکر ملتا ہے جنہوں نے بہادری کے جوہر دکھائے۔

ابوسفیان نے نہایت بلند آواز سے پکار کر کہا: اُعْلُ هُبَلْ یعنی اے ہبل تیری بلندی ہو۔ صحابہؓ آنحضرتؐ کے ارشاد کا خیال کر کے خاموش رہے مگر آنحضرتؐ جو اپنے نام پر تو خاموش رہنے کا حکم دیتے تھے اب خدا تعالیٰ کے مقابلے میں بُت کا نام آنے پر بے تاب ہوگئے اور فرمایا: تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جواب دیں۔ آپؐ نے فرمایا: اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ۔ ابوسفیان نے کہا لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ۔ آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہو اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 09رفروری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوۂ اُحد میں صحابہؓ کی قربانیاں اور عشقِ رسول ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت حنظلہؓ کی شہادت کا واقعہ بیان ہوتا ہے۔ ان کی بیوی بتاتی ہیں کہ میرے شوہر کو جب پتا چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لیے روانہ ہوگئے ہیں تو میرے شوہر پر غسل جنابت فرض تھا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کی خبر سُن کر اتنی جلدی اور بے تابی سے گھر سے نکلے ہیں کہ غسل کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا اور تلوار لے کر میدان جنگ کی طرف چل پڑے۔ انہیں شداد بن اسود نے شہید کر دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت پر فرمایا کہ میں فرشتوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ آسمان اور زمین کے درمیان چاندی کے برتنوں میں صاف شفاف پانی لیے حنظلہؓ کو غسل دے رہے ہیں۔ ان کی بیوی نے کہا کہ وہ حالتِ جنابت میں میدان جنگ میں چلے گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لیے فرشتے اُن کو غسل دے رہے تھے۔

حضرت سعد بن ربیعؓ کی شہادت کا بھی واقعہ ہے۔ غزوۂ اُحد کے روز رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے پاس سعد بن ربیعؓ کی خبر کون لائے گا؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ مَیں۔ چنانچہ اُس نے حضرت سعدؓ کو تلاش کیا اور کہا مجھے رسول اللہؐ نے تمہاری خبر کے لیے بھیجا ہے تو حضرت سعدؓ نے کہا کہ آنحضورؐ کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا اور خبر دینا کہ مجھے نیزے کے بارہ زخم آئے ہیں۔ جس نے بھی میرے ساتھ لڑائی کی تو اُس کو میں نے مار دیا۔ اور میری قوم کو یہ کہنا کہ اُن کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی عذر نہیں ہوگا، اگر رسول اللہؐ شہید ہو جائیں اور تم لوگوں میں سے کوئی ایک بھی زندہ رہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جو شخص ان کے پاس گیا تھا وہ ابی بن کعبؓ تھے۔

آخر میں حضور انور نے بعض مرحومین کا ذکر خیر فرمایا۔ ڈاکٹر منصور شبوطی صاحب آف یمن، مکرم صلاح الدین محمد صالح عبدالقادر عودہ صاحب والد محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر، ریحانہ فرحت صاحبہ اہلیہ کرامت اللہ خادم صاحب ربوہ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 16رفروری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوۂ اُحد میں صحابہؓ کی قربانیاں اور عشقِ رسول ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگِ احد کے واقعات کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور صحابہ کرام کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے تعلق کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس حوالے سے حضرت خارجہ بن زیدؓ کی شہادت کا بھی ذکر ملتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو تیرہ سے زائد زخم لگے تھے اور بالآخر صفوان بن امیہ نے آپ کو شہید کر دیا تھا۔ پھر آپ کا مثلہ بھی کیا گیا تھا۔

ایک روایت کے مطابق حضرت عباس بن عبادہؓ نے اپنا خود حضرت خارجہ بن زیدؓ کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ کیا آپ کو اس کی ضرورت ہے؟ تو حضرت خارجہؓ نے جواب دیا کہ نہیں! جس چیز کی تمہیں آرزو ہے مجھے بھی اسی (یعنی شہادت) کی خواہش ہے۔ حضرت عباس بن عبادہؓ کو سفیان بن عبد الشّمس نے شہید کیا تھا۔

پھر حضرت شماس بن عثمانؓ کی شہادت کا ذکر ہے۔ آپ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل ہوئے اور غزوۂ احد میں بڑی جانفشانی سے لڑتے ہوئے 34ربرس کی عمر میں شہید ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں نے شماس بن عثمان کو ڈھال کی مانند پایا۔

پھر حضرت نعمان بن مالکؓ کی شہادت کا ذکر ہے۔ آپ بھی غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق آپ کو صفوان بن امیہ نے جبکہ ایک دوسری روایت کے مطابق آپ کو ابان بن سعید نے شہید کیا تھا۔

ایک خاندان کے چار افراد کی شہادت کا بھی ذکر ملتا ہے۔ ان شہداء میں ثابت بن وقشؓ اور ان کے بھائی رفاعہ بن وقشؓ اسی طرح ثابت کے دو بیٹے سلمہ بن ثابتؓ اور عمرو بن ثابتؓ شامل ہیں۔ ان سب کا تعلق انصار کے قبیلے بنو عبد الاشہل سے تھا۔ رفاعہ بن وقشؓ بوڑھے آدمی تھے جنہیں خالد بن ولید نے شہید کیا۔ پھر ابو سعد خیثمہؓ بن ابو خیثمہ کی شہادت کا ذکر ہے۔

جنگِ احد کے بعد آنحضرتؐ نے کمزوری کی وجہ سے بیٹھ کر نمازِ ظہر پڑھائی۔ آپؐ کے پیچھے صحابہ نے بھی بیٹھ کر نماز ادا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 23 فروری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
پیشگوئی مصلح موعودؓ، حضرت مصلح موعودؓ کے مقام کے بارے میں غیروں کے تاثرات

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بعض پہلوؤں کا ذکر کروں گا۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اور ہر سال اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر جلسے بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ 20؍ فروری 1886ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک مختلف صفات کے حامل بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی لیکن اس بارے میں واضح ہو کہ اس دن حضرت مصلح موعودؓ کی سالگرہ نہیں منائی جاتی بلکہ پیش گوئی کے پورا ہونے پر جلسے کیے جاتے ہیں کیونکہ آپؓ کی پیدائش تو 12؍ جنوری 1889ء کی ہے۔

پیشگوئی مصلح موعودؓ کیا ہے۔ یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو پہلے نوشتوں کے مطابق جن کی پہلے انبیاء نے بھی خبر دی اور پھر آنحضرتؐ کی پیش گوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ اس پیشگوئی میں اس لڑکے کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک دو کا میں ذکر کر دیتا ہوں۔ فرمایا: وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ اَسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ یہ اس لمبی پیشگوئی کی چند باتیں ہیں۔ پھر ہم نے دیکھا کہ بیان کردہ مدّت کے اندر وہ لڑکا پیدا ہوا اور پیشگوئی کے تمام پچاس یا باون حصوں کا مصداق بنا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے دورِ خلافت کا ہر دن اس پیش گوئی کے پورا ہونے کی شان کا اظہار کر رہا ہے۔

مولانا غلام رسول صاحب مہر روزنامہ زمیندار سے منسلک ایک محقق، مصنف، ادیب، صحافی اور مؤرخ نے شیخ عبدالماجد صاحب کو بتایا کہ آپ لوگوں کی کسی کتاب میں اس عظیم الشان انسان کے کارناموں کی مکمل آگاہی نہیں ملتی۔ ہم نے انہیں قریب سے دیکھا ہے، کئی ملاقاتیں کی ہیں، مسلم قوم کے لیے ان کا وجود سراپا قربانی تھا۔ فرقہ بازی کا تعصب مَیں نے اس وجود میں نام کا نہیں دیکھا، وہ بلا کے ذہین تھے۔ افسوس! مسلمانوں نے مرزا صاحبؓ کی قدر نہیں کی۔ سخت مخالفت کی آندھیوں کے باوجود مَیں نے مرزا صاحبؓ کو کبھی افسردہ اور سرد مہر نہیں دیکھا۔

لالہ بھیم سین کے فرزند جناب لالہ کنور سین صاحب سابق چیف جج کشمیر نے، مولانا محمد علی جوہر صاحب، ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے تاثرات بیان کرنے کے بعد فرمایا: م ش کے نام سے مشہور صحافی اور سیاست دان جن کا اصل نام میاں محمد شفیع تھا حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پر انہوں نے لاہور کی ڈائری میں لکھا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے خلافت کی گدی پر متمکن ہونے کے بعد جس طرح اپنی جماعت کی تنظیم کی اور جس طرح صدر انجمن احمدیہ کو ایک فعال اور جاندار اِدارہ بنایا اس سے ان کی بے پناہ تنظیمی قوت کا پتا چلتا ہے۔ اگرچہ ان کے پاس کسی یونیورسٹی کی ڈگری نہیں تھی لیکن انہوں نے پرائیویٹ طور پر مطالعہ کر کے اپنے آپ کو واقعی علامہ کہلانے کا مستحق بنا لیا تھا۔ مرزا صاحب ایک نہایت سُلجھے ہوئے مقرر اور منجھے ہوئے نثر نگار تھے اور ہر ایک موقع کو بلا دریغ استعمال کرتے تھے جس سے جماعت کی ترقی کی راہیں کھلتی ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مختلف موضوعات پر جماعت کو، عمومی طور پر مسلمانوں کی راہنمائی فرمائی۔ آپؓ کی کتابیں کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں۔ کوئی شائع ہوگئی ہیں کوئی شائع ہونے والی ہیں۔ خطبات ہیں۔ پرانے ریکارڈ میں سے غیر مطبوعہ نوٹس یا خطبات اور تقریروں میں سے قرآن کریم کی تفسیریں مل رہی ہیں، ان کی بھی انشاء اللہ تعالیٰ اشاعت ہو جائے گی۔ بہت سی کتب کی اشاعت انگریزی زبان میں بھی ہو چکی ہے جن کو اردو نہیں آتی انہیں اس علمی خزانے سے استفادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس علمی خزانے سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں پاکستان اور یمن کے احمدیوں، نیز فلسطینیوں کے لیے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور نے گھانا میں جماعت کے قیام پر سو سال مکمل ہونے پر منعقد کیے جانے والے صد سالہ جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ کل انشاء اللہ یہاں سے جلسے میں میری لائیو تقریر بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

سیرت حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(دُنیاوی دربارشاہی سے روحانی دربارشاہی تک)

(محمد کلیم خان مبلغ انچارج مڈیکری، صوبہ کرناٹک)

ایمانیات کے لحاظ سے سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانا ہے۔ پھر ترتیب کے لحاظ سے ملائکہ، پھر کتب سماوی، پھر رسل، پھر تقدیر وغیرہ۔ مگر انبیاء ورسل علیہم السلام ہی واحد جز ہیں جو بشر کے مثیل ہیں۔ (بشر مثلکم: الکھف) بشر یعنی انسان ہی وہ مخلوق ہیں جس کا مقام کوئی خاص مقرر نہیں ہے۔ کیونکہ اس کو آزادی دی گئی ہے۔ چاہے تو یوں کرے اور چاہے تو یوں نہ کرے۔ اس کے عمل کے لئے OPTIONS کھلے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق جو غیر از بشر ہیں ان کے مقامات مقرر ہیں۔

بشر (انسان) کو OPTION دینے کے بعد خاص اس کی بھلائی کے لئے کسی غیر بشر کو نمونہ حاصل کرنے کے لئے مکلف نہیں کیا گیا۔ البتہ انبیاء ورسل جو مثل بشر ہیں۔ ان ہی کو نقل کر کے اپنا لائحہ عمل بنانے کی ترغیب دی گئی ہے۔

چنانچہ یہ جنس یعنی بشر کو عبد بنانے کیلئے پیدا کرتے ہوئے کسب اعمال کیلئے FLEXIBILITY (آزادی) بھی دی گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں یہ بشر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہوئے بلندی کی اس حد تک پہنچ جاتا ہے جہاں تک حضرت جبرائیل بھی نہیں پہنچ سکے۔ پھر دوسری طرف عبد بننے کی مخالف سمت پر چلتے چلتے یہاں تک پہنچ جاتا ہے جہاں تک شیطان لعین بھی نہیں پہنچتا۔

پس یہی بشر مقام ’’قَابَ قَوْسَیْنِ‘‘ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور یہی بشر اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ کی حد تک بھی گر جاتا ہے۔ اب بشر کے لئے رہنما ایک ’’بشر‘‘ ہی ہوا۔ جسے نبی ورسول کہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ایسی ہے کہ چاہے تو بیک وقت ایک واحد نبی بھیجے یا چاہے تو بیک وقت ایک سے زیادہ نبی بھیجے، یا چاہے تو لمبا عرصہ ’’نبی‘‘ کے وجود سے خالی بھی چھوڑ دے۔

بنی نوع انسان سے ہزاروں ماؤں سے بڑھ کر محبت کرنے والا خدا از راہ کرم بشر کیلئے نبوت کی برکات کو خلافت کی برکت سے لمبا کر دیتا ہے۔ اور خلافت کے منصب پر فائز ہونے والے خود بھی بشر ہی ہوتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت بھی قابل تقلید ہے۔ اور یہی ’’میزان‘‘ بھی کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ملی ہوئی ہوتی ہے۔

انبیاء کرام اور خلفائے راشدین معصوم ہوتے ہیں۔ اور اسی مضمون کو تفصیل کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے اپنی کتاب خلافت علیٰ منہاج النبوۃ میں ذکر فرمایا ہے۔

’’تمام انبیاء مأمور بھی ہوتے اور خدا کے قائم کردہ خلیفہ بھی۔ جس طرح ہر انسان ایک طور پر خلیفہ ہے اسی طرح انبیاء بھی خلیفہ ہوتے ہیں مگر ایک وہ خلفاء ہوتے ہیں جو کبھی مأمور نہیں ہوتے۔ گو اطاعت کے لحاظ سے ان میں اور انبیاء میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی کہ وہ وحی الٰہی اور تمام پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذ وحی الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔ اسی لئے واقف اور اہل علم لوگ کہا کرتے ہیں کہ انبیاء کو عصمتِ کُبریٰ حاصل ہوتی ہے اور خلفاء کو عصمتِ صُغریٰ۔‘‘

(خلافت علیٰ منہاج النبوۃ جلد 3 صفحہ 61 مطبوعہ قادیان)

اس پس منظر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود بھی خلفاء راشدین کے زمرہ میں

آتا ہے۔فی الوقت چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔جن سے قابل تقلید اسوہ کا علم ہوتا ہے۔صاحب عصمت (صُغریٰ) حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی زندگی میں ایک دور ایسا آیا جب آپ آزاد تھے۔یعنی کسی کی بیعت کا اثر نہیں تھا۔پھر دوسرا دور ایسا آیا ہے جب حضرت امام الزمان علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہو کر آپ نے اپنی چال چلن کا عظیم ترین نمونہ پیش فرمایا۔

✪ پہلے دور میں آپ اپنے علم و ہنر سے صاحب روزگار تھے۔اور اس سے اپنے اور اپنے متعلقین کی کفالت فرماتے تھے۔اس مرحلہ میں آپ کو ایک شہر پنڈ دادن خان کے ایک اسکول میں ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے سرکاری ملازمت ملی تھی۔اور جہاں تک ملازمت کا سوال ہے وہاں کارکنان کے اوپر افسران بھی ہوا کرتے تھے۔اور افسر سے واسطہ پڑنے پر کارکنان کا ردّعمل زیرِ غور رہتا ہے کہ کس طرح شرعی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے پیش آمدہ صورتحال پر سلوک کیا جانا چاہیئے۔چنانچہ اسی دور ہیڈ ماسٹری کا ایک سبق آموز واقعہ ہے جسے کتاب حیات نور (صفحہ 15,16) اور تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 32 میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کے اپنے بیان سے محفوظ کیا گیا ہے۔مگر ایک غیر از جماعت اخبار کی شہادت یہاں نقل کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔چنانچہ اخبار پرچم لائلپور فروری 1959ء میں یہ عجیب واقعہ شائع ہوا ہے۔جسے ماہانہ الفرقان ربوہ مارچ 1959 کے حوالے سے درج کیا جاتا ہے۔

’’سب سے پہلے قادیانی خلیفہ مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے خاص مصاحبین میں سے ایک نبّاض کامل حکیم نورالدین صاحب بھیروی تھے۔جن کا طب کی دنیا میں کافی اعزاز ہے۔حکیم صاحب مرحوم کچھ عرصہ تک مدرس بھی رہے۔اُن دنوں انسپکٹر صاحبان گھوڑوں پر سوار ہو کر دوروں پر اسکولوں میں آیا کرتے تھے۔ایک روز انسپکٹر صاحب وارِدِ اسکول ہوئے اور اس خیال سے کہ ہیڈ ماسٹر چل کر آئے۔اور گھوڑے کی باگ پکڑ کر مجھے اُتارے۔صدر بیرونی دروازہ پر آ کر رک گئے۔اتفاقاً مولوی صاحب (ہیڈ ماسٹر) اس وقت کھانا کھا رہے تھے انہوں نے بھی دیکھ لیا کہ انسپکٹر صاحب باہر گھوڑے پر سوار کھڑے ہیں۔لیکن کھانا کھانے کے دوران میں اٹھنا آدابِ طعام کے خلاف تھا۔ آپؓ نے چپڑاسی کو دوڑایا کہ باگ دوڑ کر پکڑو اور صاحب کو لے آؤ۔انسپکٹر صاحب خیر مقدم کے وقت تنہا چپڑاسی کو دیکھ کر آگ بگولہ ہو گئے۔اور کرخت لہجے میں بولے ’’**ابے مولوی کہاں ہے**‘‘ جواب ملا حضور کھانا کھا رہے ہیں۔’’وہ دیکھ نہیں رہا کہ میں آ چکا ہوں‘‘ جاؤ... یہ کہہ کر بدستور زین پر ڈٹے رہے اور نہ اترے۔ مولوی صاحب نے کمال اطمینان سے کھانا کھایا۔ہاتھ منہ دھو کر کلی وغیرہ سے فارغ ہو کر کہیں آدھ پون گھنٹہ کے بعد دروازے پر پہنچے۔انسپکٹر صاحب اسی طرح کسے بیٹھے تھے۔علیک سلیک ہوئی انسپکٹر صاحب کو گھوڑے سے اتارا اور اسکول کے ہال کمرے میں لائے۔غصہ میں شرابور انسپکٹر نے کرسی پر بیٹھتے ہی فرمایا کہ ’’**میرا پتہ ہے میں آپ کی سند کے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہوں۔**‘‘ مولوی صاحب خاموش رہے۔اور چند منٹوں بعد ’’پانچ منٹ اجازت‘‘ کہہ کر ملحقہ کمرے میں آئے۔سوٹ کیس میں سے اپنی سند نکالی اور خود ہی پرزوں میں تقسیم کر کے صاحب تک پہنچے۔یہی کام تھا جس کے متعلق مجھے دھمکی دے رہے تھے یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں اور آپ سے بہتر طریق پر کر سکتا ہوں۔اب آپ اسکول میں بیٹھیں، مَیں جا رہا ہوں۔انسپکٹر صاحب ہکا بکا رہ گئے کہ اتنی عزت نفس کے مالک مدرس سے پالا پڑا۔اب انسپکٹر صاحب منّتیں کر رہے ہیں۔لیکن مولوی صاحب بہ مصداق:

"بروایں دام بر مرغ دگر نہ — کہ منقارا بلندست آشیانہ"

بالکل نہیں مان رہے تا کہ آنکہ اس خوش آمد پسند افسر کے منہ پر خودداری کا زبردست طمانچہ رسید کرتے ہوئے یہ جا وہ جا اسکول کی چاردیواری کو پھاند گئے۔(الفرقان مارچ 1959 صفحہ 7)

✪ **ملازمت اور روزی کے حوالے سے حاکم وقت سے غیرت مندانہ سلوک**۔دربار شاہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا یہ نمونہ قابل تقلید ہے۔پھر ایک اور واقعہ بھی عجیب گزرا کہ کشمیر کے ایک رئیس تھے جن کے دربار کا واقعہ یوں لکھا ہے۔

’’ایک مرتبہ ایک بہت بڑا ڈاکٹر کشمیر میں ایک رئیس کے ہاں مدعو تھا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بھی حسن اتفاق سے وہاں جا نکلے۔

وہاں عورت و مرد کی مساوات پر گفتگو ہو رہی تھی اور وہ ڈاکٹر صاحب مساوات پر بہت زور دے رہے تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے پوچھا کیا آپ کے ہاں اولاد ہے؟ موصوف نے کہا کہ ہاں۔ تین سال کا ایک لڑکا موجود ہے۔ یہ معلوم کرکے آپؓ بلا تامل اٹھے اور ڈاکٹر صاحب کی چھاتیاں ٹٹولنا شروع کر دیں۔ ڈاکٹر حیران تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ آخر اس نے اپنے میزبان رئیس سے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اور انہوں نے ایسی بے جا حرکت کیوں کی ہے؟ اس رئیس نے کہا کہ یہ بہت بڑے آدمی ہیں۔ میری کیا مجال ہے کہ میں ان سے کچھ دریافت کر سکوں۔ آپ نے بلا انتظار فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب! آپ نے ابھی عورت و مرد میں مساوات کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ کی جورو تو بچہ جن چکی۔ اب آپ کی باری ہے۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا آپ بچہ جننے کے لئے تیار ہیں؟ اگر نہیں تو مساوات کیسی؟ یہ سن کر وہ ڈاکٹر صاحب ششدر رہ گئے۔ اور اس رئیس نے قہقہ مار کر ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ جواب دو۔ ڈاکٹر صاحب نے کھسیانہ ہو کر کہا واقعی ہماری غلطی ہے۔ ہم بلا سوچے سمجھے یورپ کی تقلید کرتے ہیں۔

(حیات نور صفحہ 109)

دنیوی حیثیت والے بادشاہوں کے واقعات میں سے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ کے صرف انہی دو سبق آموز واقعات پر اکتفاء کرنے کے بعد آسمانی و روحانی بادشاہ کے دربار میں اس خلیفہ راشد کے ردعمل کے واقعات میں سے صرف چند کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کی زندگی دنیا کے لحاظ سے شان رکھنے والے دربار شاہی میں کچھ گزری پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے روحانی دربار شاہی میں لانے کا موقعہ عنایت فرمایا۔

”امن کا شہزادہ“

مأمور الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دربار میں حاضری کے واقعہ کو حضرت مصلح موعودؓ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ چونکہ لوگ براہین احمدیہ سے واقف ہوتے جاتے تھے آپؑ کی شہرت بڑھتی جاتی تھی۔ اور یہ براہین احمدیہ ہی تھی جسے پڑھ کر وہ عظیم الشان انسان کی لیاقت اور علمیت کے دوست دشمن قائل تھے اور جس حلقہ میں وہ بیٹھتا تھا خواہ یورپینوں کا ہو یا دیسیوں کا اپنی لیاقت کا سکہ ان سے منوایا تھا۔ آپؑ کا عاشق وشیدا ہو گیا۔ اور باوجود خود ہی ہزاروں ہزاروں کا معشوق ہونے کے آپؑ کا عاشق ہونا اس نے اپنا فخر سمجھا۔ میری مراد استاذی المکرم حضرت مولانا نورالدین صاحب سے ہے۔ جو براہین احمدیہ کی اشاعت کے وقت جموں میں مہاراجہ صاحب کے خاص طبیب تھے۔ انہوں نے وہاں ہی براہین احمدیہ پڑھی اور ایسے فریفتہ ہوئے کہ تا دم مرگ حضرت صاحب کا دامن نہ چھوڑا۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ، انوار العلوم جلد 3 صفحہ 349)

اب اس روحانی دربار شاہی میں آپؓ کے آداب کے واقعات بہت سارے محفوظ بھی ہیں۔ ان میں سے صرف چند کا ہی ذکر کیا جاسکتا ہے۔ کچھ ایسے واقعات ہیں جب بنفس نفیس حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود موجود رہے اور کچھ ایسے واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیوبت میں رونما ہوئے۔ دونوں وقتوں میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادب اور احترام کو ہمیشہ ملحوظ رکھا۔

✪ دربار شاہی میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کے آداب اور احترام کے انداز کے بارے میں ایک چشم دید گواہ حضرت بھائی عبدالرحمن قادیانیؓ فرماتے ہیں کہ

”حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے فدائیت اور خاکساری کا تو یہ عالم تھا کہ میں نے اپنی تیرہ سالہ زندگی میں جو محض خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسیح پاک علیہ السلام کے قدموں میں گزارنے کا موقعہ مجھے دیا کبھی نہیں دیکھا کہ آپ حضور کی مجلس میں آگے بڑھ کر بیٹھے ہوں بلکہ عموماً سب سے پیچھے جوتیوں میں بیٹھ جایا کرتے اور جب ہم لوگ جگہ چھوڑ کر آگے بڑھنے کے لئے عرض کرتے تو فرمایا کرتے میرا مقام یہی ہے۔ تم جہاں بیٹھے ہو بیٹھو۔ حتیٰ کہ متعدد مواقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو مخاطب ہو کر فرماتے کہ مولوی صاحب آگے تشریف لائیں۔ اور آپ

الامر فوق الادب کے ماتحت تعمیل ارشاد کرتے۔‘‘

(اخبار بدر قادیان 15 ستمبر 1956)

✪ ایک اور واقعہ کا ذکر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

’’ایک دفعہ جب ہمارا چھوٹا بھائی مبارک احمد بیمار تھا (اور اسی بیماری میں فوت ہوگیا) اور اس کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو غالباً حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے ہاتھ ہی حضرت خلیفہ اولؓ کو کہلا بھیجا۔ اس وقت مبارک احمد کی چارپائی دارالمسیح کے صحن میں بچھی ہوئی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی چارپائی پر تشریف رکھتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول تشریف لائے۔ مبارک احمد کو دیکھا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بات کرنے کے لئے ایک سیکنڈ کی جھجک اور تامل کے بغیر چارپائی کے ساتھ صحن میں ہی ننگی زمین یعنی فرش خاک پر بیٹھ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شفقت سے فرمایا کہ مولوی صاحب چارپائی پر بیٹھیں۔ اس وقت بس یہی ایک چارپائی تھی۔ جس پر مبارک احمد لیٹا ہوا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے تھے۔ حضرت خلیفہ اولؓ سرک کر چارپائی کے قریب ہوگئے۔ اور ایک ہاتھ چارپائی کے ایک کنارے پر رکھ کر بدستور فرش پر بیٹھے بیٹھے عرض کیا۔ حضرت میں ٹھیک بیٹھا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر محبت کے ساتھ فرمایا اور اس دفعہ غالباً حضرت خلیفہ اولؓ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا کر فرمایا کہ مولوی صاحب یہاں میرے ساتھ چارپائی پر بیٹھیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ ناچار اٹھے اور چارپائی کے ایک کنارے پر اس طرح جھک کر بیٹھ گئے کہ بس شاید چارپائی کے ساتھ آپ کا جسم چھوتا ہی ہوگا۔

یہ نظارہ میری آنکھوں دیکھے کا ہے اور تر تالیس سال گزر جانے کے باوجود میرا دل ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بے نظیر شفقت اور حضرت خلیفہ اولؓ کے اس بے نظیر ادب و تواضع سے اس درجہ متاثر ہے کہ گویا یہ کل کا واقعہ ہے۔ اور دراصل یہ ادب اور تواضع ہی حقیقی تصوف کی جان ہے۔‘‘

(الفضل 6 دسمبر 1950 بحوالہ مضامین بشیر جلد 2 صفحہ 1053)

دربار شاہی میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ المسیح الاول کی سیرت کے مندرج نمونے تو آپ کی شان جمال کو ظاہر کرتے ہیں۔ مگر آپ کی شان جلال کے نمونے بھی بے مثال ہیں۔ چند نمونے پیش ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کسر شان میں کوئی بات کبھی بھی ہوتی تو فوراً آپ اپنے آقا کے دفاع کے لئے شیر نر بن جایا کرتے تھے۔

✪ چنانچہ مسجد مبارک کی توسیع کے وقت 1907ء کا واقعہ ہے کہ افسر تعمیرات حضرت میر ناصر نواب احمد صاحبؓ سے ایک افسر دفتر مولوی محمد علی صاحب مرحوم کا اختلاف ہوگیا تو مذکورہ مولوی محمد علی صاحب کے خلاف حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت میں حضرت میر ناصر نواب احمد صاحبؓ نے شکایت کردی۔

بس اس واقعہ سے مولوی محمد علی صاحب مرحوم اس قدر دل برداشتہ ہوئے کہ اپنے خلاف اس شکایت کو سن کر قادیان چھوڑ کر بھاگ جانے کی دھمکی دے دی تھی۔ جب اس معاملہ کا علم حضرت اقدسؑ کو ہوا تو از راہ احسان اور دلداری مولوی محمد علی صاحب کے رہائشی کمرہ کو حضرت اقدسؑ خود بنفس نفیس تشریف لے گئے۔ مگر حضور کے ساتھ کئی اور دوستوں سمیت حضرت خلیفہ اول بھی وہاں چلے گئے۔ اس دربار (شاہی) میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنے غصہ کا اظہار اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہہ دیا کہ

’’ہم لوگ تو یہاں حضور کی دعائیں لینے کے لئے آئے ہیں اگر اس قسم کی شکایتیں حضور کے پاس ہونے لگیں تو آخر حضور بھی تو انسان ہیں شکایت سن کر بجائے دعا کے بددعا ہوگی۔‘‘

حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اول) نے فرمایا کہ انسان تو ہیں لیکن خدا کے نبی اور مامور ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے تین دفعہ یہ لفظ دہرائے۔ حضرت مولوی (خلیفہ اول) صاحب بھی ان الفاظ کو سن کر اس بات کو دہراتے تھے کہ انسان تو ہیں لیکن خدا کے نبی اور مامور ہیں۔ (روایت حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ مطبوعہ ریویو آف **ریلجینز** اردو جولائی 1942 صفحہ 34,35)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی دربار میں خود موجودگی کے حالات کے چند نمونے پیش کرنے کے بعد ایک اور واقعہ ایسا

پیش کیا جاتا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے غائبانہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت والا ردعمل ظاہر کرتا ہے جس سے آپ کے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احترام کے لئے غیرت کا اظہار ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ

''ایک دفعہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کے رشتہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مشورہ کیا۔ حضورؑ نے ایک رشتہ کی سفارش فرمائی لیکن اس شخص کو کسی وجہ سے اس پر تسلی نہ ہوئی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر اس نے عرض کیا کہ حضرت صاحب نے فلاں رشتہ تجویز فرمایا ہے مگر میرا دل تسلی نہیں پاتا۔ آپؓ نے بے ساختہ فرمایا خدا کی قسم! اگر حضرت صاحب میری اکلوتی لڑکی امۃ الحئی کے متعلق فرماویں کہ اسے چوہڑے سے بیاہ دو تو مجھے ایک سکنڈ کے لئے بھی تامل نہ ہو۔ ہمارا خدا بھی کتنا نکتہ نواز ہے اس نے حضرت خلیفہ اول کی اس بات کو زمین سے اٹھا کر اپنی رحمت کے دامن میں جگہ دی۔ اور بالآخر یہی لڑکی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی بن کر دار المسیح میں داخل ہوگئی۔ بعض اوقات ہمارے خدا کا بھی کیسا نقد بنقد سودا ہوتا ہے۔

(مضامین بشیر جلد 2 صفحہ 1052 تا 1053)

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے۔ جیسا کہ پہلے مولوی محمد علی صاحب کے واقعہ کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح کی فطرت کا ایک اور شخص ڈاکٹر عبدالحکیم ہوا کرتا تھا۔ جو نہ صرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مخلص مرید تھا بلکہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ بھی کرتا تھا۔ جسے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پسند فرماتے تھے۔ اپنے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تابعداری میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ بھی اس مرید ڈاکٹر عبدالحکیم سے بہت محبت رکھتے تھے بلکہ یہ ڈاکٹر خود بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے بڑی عقیدت رکھتا تھا۔ مگر جب بدقسمتی سے اسی شخص نے اپنے موقف کو تبدیل کر لیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سمجھانے پر بھی سر تسلیم خم نہ کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی غیرت نے کیا کیا وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ

''حضرت خلیفہ اولؓ کے متعلق مجھے یاد ہے کہ وہ عبدالحکیم مرتد پٹیالوی سے جب وہ احمدی تھا بہت محبت کیا کرتے تھے۔ اور وہ بھی آپؓ سے بہت تعلق رکھتا تھا یہاں تک کہ جب اس نے حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت کی تو اس وقت بھی اس نے یہی لکھا کہ آپ کی جماعت میں سوائے حضرت مولوی نورالدین صاحب کے اور کوئی نہیں جو صحابہ کا نمونہ ہو۔ یہ شخص بیشک ایسا ہے جو جماعت کے لئے قابل فخر ہے۔ عبدالحکیم پٹیالوی نے ایک تفسیر بھی لکھی تھی اور اس میں بہت کچھ حضرت خلیفہ اولؓ سے پوچھ کر لکھا تھا۔ لیکن جب عبدالحکیم نے اپنے ارتداد کا اعلان کیا تو میں نے دیکھا آپؓ نے اپنے شاگردوں کو بلایا۔ اور ان سے فرمایا جاؤ۔ اور جلدی جاؤ میرے کتب خانہ میں سے عبدالحکیم کی تفسیر نکال دو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے مجھ پر خدا کی ناراضگی نازل ہو۔ حالانکہ وہ قرآن کریم کی تفسیر تھی۔ اور بہت سی آیات کی تفسیر اس نے خود آپ سے پوچھ کر لکھی تھی۔ اس وجہ سے اس پر خدا کا غضب نازل ہوا۔ اس کی لکھی ہوئی تفسیر کو بھی آپؓ نے اپنے کتب خانہ سے نکلوا دیا۔''

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 507,508)

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ کا وجود ہمہ گیر خوبیوں کا مرقع تھا دینی و دنیاوی شان والے درباروں میں آپؓ کی سیرت چھلک کر نکلتی رہی۔ ادھر روحانی بادشاہ و آقا کے سامنے اپنے آپ کو مٹا ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو خود ایسا نوازا کہ دیکھنے والے حیرت زدہ رہ گئے۔ اِس واقعہ کو حکایت عن الغیر کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ یوں بیان فرمایا ہے کہ

آج ہی مجھے میرے نائی نے ایک لطیفہ سنایا۔ اس نے بتایا کہ میں میاں عبدالمنان صاحب کی حجامت بنانے گیا تو انہوں نے کہا کیا تم ڈر گئے کہ حجامت بنانے نہ آئے یا تمہیں کسی نے روکا تھا؟ میں نے کہا مجھے تو کوئی ڈر نہیں اور نہ مجھے کسی نے روکا۔ حجامت بنانا تو انسانی حق ہے۔ اس سے مجھے کوئی نہیں روکتا۔ اس لئے میں

آ گیا ہوں۔ پھر میں نے کہا کہ میاں صاحب! میں آپ کو ایک قصہ سناتا ہوں کہ پشاور سے ایک احمدی قادیان میں آیا اور وہ میاں شریف احمد صاحب سے ملنے کے لئے ان کے مکان پر گیا۔ اتفاقاً میں بھی اس وقت حجامت بنانے کے لئے ان کے دروازہ پر کھڑا تھا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ میاں صاحب اس وقت سو رہے ہیں۔ اس پر مَیں نے کہا کہ میں تو حجامت بنانے کے لئے آیا ہوں۔ انہیں اطلاع دے دی جائے۔ لیکن وہ دوست مجھے بڑے اصرار سے کہنے لگے کہ ان کی نیند خراب نہ کریں۔ لیکن مَیں نے نہ مانا۔ اور میاں صاحب کو اطلاع بھجوادی۔ جس پر انہوں نے مجھے بھی اور اس دوست کو بھی اندر بلالیا۔ وہاں ایک چارپائی پڑی ہوئی تھی۔ مَیں نے انہیں کہا کہ اس پر بیٹھ جایئے۔ کہنے لگے مَیں نہیں بیٹھتا۔ مَیں نے سمجھا کہ شاید یہ چارپائی پر بیٹھنا پسند نہیں کرتے اس لئے مَیں ان کے لئے کرسی اٹھالایا۔ لیکن وہ کرسی پر بھی نہ بیٹھے۔ اور دروازہ کے سامنے جہاں جوتیاں رکھی جاتی ہیں وہاں پائدان پر جاکر بیٹھ گئے۔ مَیں نے ان سے کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ مَیں نے چارپائی دی لیکن آپ نہ بیٹھے۔ پھر کرسی دی۔ تب بھی آپ نہ بیٹھے۔ اور ایک ایسی جگہ جاکر بیٹھ گئے جہاں بوٹ وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ کہنے لگے مَیں تمہیں ایک قصہ سناؤں۔

مَیں ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو ملنے کے لئے آیا۔ آپؑ مسجد مبارک میں بیٹھے تھے۔ اور دروازہ کے پاس جوتیاں پڑی تھیں۔ ایک آدمی سیدھے سادے کپڑوں والا آگیا اور آکر جوتیوں میں بیٹھ گیا۔ مَیں نے سمجھا یہ کوئی جوتی چور ہے۔ چنانچہ مَیں نے اپنی جوتیوں کی نگرانی شروع کردی کہ کہیں وہ لے کر بھاگ نہ جائے۔ کہنے لگے اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوگئے۔ اور مَیں نے سنا کہ آپ کی جگہ اور شخص خلیفہ بن گیا ہے۔ اس پر مَیں بیعت کے لئے آیا۔ جب مَیں نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ وہی شخص تھا جس کو مَیں نے اپنی بیوقوفی سے جوتی چور سمجھا تھا۔ یعنی حضرت خلیفہ اول۔ اور مَیں اپنے دل میں سخت شرمندہ ہوا۔ آپؓ کی عادت تھی کہ آپ جوتیوں میں آکر بیٹھ جاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آواز دیتے تو آپ ذرہ آگے آجاتے۔ پھر جب کہتے مولوی نور الدین صاحب نہیں آئے؟ تو پھر کچھ اور آگے آجاتے۔ اس طرح بار بار کہنے کے بعد کہیں وہ آگے آجاتے تھے۔

یہ قصہ سنا کر مَیں نے انہیں کہا میاں! آپ کے باپ نے جوتیوں میں بیٹھ بیٹھ کے خلافت لی تھی۔ لیکن تم زور سے لینا چاہتے ہو۔ اس طرح کام نہیں بنے گا۔ تم اپنے باپ کی طرح جوتیوں میں بیٹھو۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔ اس پر وہ چپ کر گیا۔ اور میری بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

(انوار العلوم جلد 25 صفحہ 506 تا 507)

حضرت مسیح موعودؑ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

”اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے... جب وہ میرے پاس آکر مجھ سے ملا تو میں نے اسے اپنے ربّ کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا۔ اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ میری اس دعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا۔ اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے... وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی پیروی کرتی ہے۔“

(ترجمہ از عربی عبارت ”آئینہ کمالات اسلام“ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 581)

حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک فارسی شعر میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

چہ خوش بودے اگر ہریک ز امّت نورِدیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

ترجمہ: کیا ہی اچھا ہوا گر قوم کا ہر فرد نورالدین بن جائے مگر یہ تب ہی ہوسکتا ہے کہ ہر دل یقین کے نور سے بھر جائے۔

آج ہم سب کا فرض ہے کہ اپنے اندر نورِ یقین بھرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت و پیروی کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کا حقیقی سلطانِ نصیر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

27 مئی ایک تاریخی دِن

﴿حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات پر جماعتِ احمدیہ کا پہلا اجماع نظامِ قدرتِ ثانیہ پر ہوا﴾

سید فہیم احمد، نائب قائد تربیت نو مبائعین مجلس انصاراللہ بھارت

26 مئی 1908ء کا دن جماعتِ احمدیہ کیلئے نہایت ہی المناک دِن تھا۔ یہ وہ دن تھا جب ہر دل بے چین اور ہر آنکھ نم تھی جب اسلام کا بطلِ جلیل سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام الٰہی منشا کے مطابق اپنے مشن کی تکمیل کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ وہ دن تھا جبکہ کیا اپنے اور کیا پرائے بلکہ اسلام کے ساتھ سچی ہمدردی رکھنے والے سبھی ایک گہرے صدمے سے دوچار ہوئے۔ اس ناگہانی صدمہ کے وقت جماعت کی کیفیت بوجہ شدت غم ناقابل دید تھی۔ جماعت احمدیہ کیلئے یقیناً یہ دن انتہائی آزمائش اور ابتلا کا دن تھا کہ ایک جری اللہ، جو دین کی خدمت کا جذبہ لے کر اٹھا تھا، وہ مردِ مجاہد جو ایک عرصہ دراز تک اسلام کا فتح نصیب جرنیل کا حق ادا کرتا رہا۔ جس کا نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون برّصغیر بھی صداقت کا چرچہ عام ہونے لگا تھا۔ جس کا وجود قرآن کے اوصاف کی سچی تصویر تھا۔ جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہر سختی برداشت کیا۔ جو ہر وقت دین کے دشمنوں کے لیے ہر محاذ پر سینہ سپر رہا اور دشمنانِ رسولؐ کے لیے ہمہ وقت سونتی ہوئی برہنہ تلوار ثابت ہوا۔ اور غم ملت میں اپنے تمام محبوب چیزوں کو قربان کردیا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ وہ ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوگیا۔ گویا۔

غنچے خاموش پھول پریشان چمن اداس
کیا کہہ گئی موج صبا سوچنا پڑا

آپؑ کی وفات نے جہاں اپنوں کو گہرے صدمے میں مبتلا کیا وہاں اغیار کو بھی جھنجوڑ کر رکھ دیا جس کا اندازہ برصغیر ہندو پاک کے مشہور عالم دین و مفکر اسلام مولانا ابوالکلام آزاد کی اس تحریر سے لگایا جاسکتا ہے جو حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات پر آپ نے اپنے اخبار ''وکیل'' امرتسر میں لکھا تھا۔

''وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جب مذہبی دنیا میں تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کر خفتگان ہستی کو بیدار کرتا رہا......... مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کیلئے اُسے امتداد زمانہ کے حوالہ کرکے صبر کرلیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندانِ تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کرکے دکھا جاتے ہیں۔''

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 560)

اس سے کسی کو انکار نہیں کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی وفات ایک عالَم کی موت تھی۔ ایسے وقت میں اس کشتی نوح کو ایک ناخدا کی ضرورت تھی جو اسے بھنور سے نکال کر عافیت سے ہم کنار کرسکتا ہو۔ اس یتیم جماعت کو ایسے روحانی باپ کی شدت سے احساس دلا رہی تھی جو اس جماعت کی دلجوئی کرسکے اور راہنمائی کرسکے۔

27 مئی جماعت احمدیہ کے لیے اہم سوال بن کر آیا تھا اور سب سے اہم مسئلہ جو درپیش تھا وہ حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کے نائب اور جانشین کے انتخاب کا معاملہ تھا۔ پوری جماعت کی توجہ محض خدائی تصرف کے تحت ابتدا سے ہی ایک ایسے وجود کی طرف اٹھ چکی تھی۔ جس نے اپنے دنیاوی کاروبار اور شاہی نوکری کو ٹھوکر مار کر ہمیشہ کیلئے اپنے آقا کی غلامی و شاگردی کا

چولا پہن لیا تھا۔ یہ وجود حاجی الحرمین حضرت مولانا حکیم نورالدین بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود تھا بلکہ تاریخ احمدیت اس بات پر شاہد ہے کہ نظام قدرت ثانیہ کے معاندین (جن کی مخالفت قدرت ثانیہ کے دورِ ثانی میں کھل کر سامنے آئی) کو بھی پہلے ہی سے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کی خلافت کا اقرار تھا اور عملی طور پر چھ سال تک بیعت میں رہ کر انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ واقعی حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیروی کی قیادت برحق تھی۔

مسلّمہ حقیقت:

یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ پوری جماعت کو نظام قدرت ثانیہ کے پرچم تلے جمع کرنے کی منظم اور جماعتی سطح پر تحریک اٹھانے کا خیال سب سے پہلے خواجہ کمال الدین صاحب کو ہی آیا تھا۔ جنہوں نے آج سے تقریباً 116 سال قبل 27 مئی 1908ء کو حضرت اقدسؑ کے جسد خاکی کے قادیان پہنچتے ہی باغ میں بیعتِ خلافت کیلئے جناب مولوی محمد علی صاحب کو تحریک کی اور ذکر کیا کہ **''یہ تجویز ہوئی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین حضرت مولوی نورالدین صاحب ہوں۔''** اس پر مولوی محمد علی صاحب نے کہا **''بالکل ٹھیک ہے''** مزید کہا کہ **''مولوی صاحب** (مولوی نورالدین صاحب۔ ناقل) **ہی مناسب اور ہر طرح سے اس بات کے اہل ہیں۔''** پھر خواجہ کمال الدین صاحب نے کہا کہ **''یہ تجویز بھی ہوئی ہے کہ سب احمدی ان کے ہاتھ پر بیعت کریں۔''** اس پر مولوی محمد علی صاحب چونکتے ہوئے اور کہا۔ **''اس کی کیا ضرورت ہے۔ جو لوگ نئے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ انہیں بیعت کی ضرورت ہے اور یہی الوصیت کا منشاء ہے۔''** خواجہ کمال الدین صاحب نے کہا کہ **''چونکہ وقت بڑا نازک ہے ایسا نہ ہو کہ جماعت میں تفرقہ پیدا ہو جائے احمدیوں کے حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لینے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔''**

(بحوالہ حقیقت اختلاف صفحہ نمبر 29 مصنف مولوی محمد علی صاحب)

تب مولوی محمد علی صاحب بھی بیعت کیلئے رضامند ہو گئے۔ آیئے حقیقت پر مبنی احمدیت کے اس اوّلین تاریخی اجتماع کا مزید جائزہ لیں کہ یہ بیعت کیسے کہاں اور کس کس نے کی؟

جناب خواجہ کمال الدین صاحب جو اس وقت اس اہم مسئلہ کو سلجھانے میں پیش پیش تھے مولوی محمد علی صاحب کو قائل کر لینے کے بعد اُن کے ہمراہ صدر انجمن احمدیہ کے دیگر اکابرین مثلاً شیخ رحمت اللہ صاحب، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو ساتھ لے کر نواب محمد علی خان صاحب کے پرانے مکان (جہاں پہلے لائبریری اور حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ عنہ کا آفس بھی ہوا کرتا تھا) پہنچے۔ خواجہ صاحب نے مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے ذریعہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکفین و تدفین سے قبل صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی اسی طرح ہم حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ مولوی محمد احسن صاحب نے اس کی پوری پوری تصدیق کی۔ نیز مشورہ دیا کہ حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب سے بھی مشورہ کر لیا جائے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب بلائے گئے۔ آپؓ نے بھی اتفاق رائے کرتے ہوئے کہا کہ **''حضرت مولوی صاحب سے بڑھ کر کوئی نہیں اور خلیفہ ضرور ہونا چاہیے اور حضرت مولوی صاحب ہی خلیفہ ہونے چاہیے۔''**

(اصحاب احمد جلد دوم مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان)

تاریخ احمدیت سے یہ بات بھی عیاں ہے کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب جماعت کی طرف سے نمائندے کی حیثیت سے حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے تو حضرت اماں جان نے بھی یہی فرمایا کہ **''حضرت مولوی صاحب سے بڑھ کر کون اس قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا جانشین ہو۔''**

(اخبار بدر قادیان 2 جون 1908ء)

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل:

اب ہر طرف سے تسلی کر لینے کے بعد جناب خواجہ صاحب دیگر ساتھیوں کے ہمراہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں گول کمرہ میں حاضر ہوئے اور مناسب رنگ میں بیعت خلافت کیلئے عرضداشت کی۔ حضرت مولوی صاحب نے کچھ تامل کے بعد فرمایا۔ **''مَیں دعا کے بعد جواب دوں گا۔''** چنانچہ آپؓ نے پانی

منگوایا وضو کیا اور حضرت نواب محمد علی صاحب کے مکان میں ہی غربی جانب دالان میں نفل نماز ادا کی اور سجدہ میں گر گر کر خوب روئے جبکہ اس دوران وفد صحن میں انتظار کرتا رہا۔ نماز سے فراغت کے بعد حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ

”چلو وہیں چلتے ہیں جہاں ہمارے آقا کا جسدِ اطہر ہے اور جہاں ہمارے بھائی انتظار میں ہیں۔“ چنانچہ حضرت مولوی صاحب تمام حاضرین سمیت باغ میں تشریف لے گئے، جہاں حضرت اقدسؑ کی نعش مبارک رکھی ہوئی تھی۔ (الفضل 3 فروری 1955)

اس جگہ جماعت کے دیگر افراد بھی جمع تھے۔ جہاں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کھڑے ہو کر تمام جماعت کی طرف سے ایک تحریر پڑھی جس میں مولانا نورالدین صاحب کی خدمت میں بیعت کی درخواست تھی اور اس تحریر پر سبھی اکابر نے دستخط ثبت کیے تھے۔ (اخبار بدر قادیان 2 جون 1908ء)

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کی نصائح:

احباب جماعت کی درخواست سننے کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ نے قرآنی آیت: وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ (ال عمران: 105) کی تلاوت کرنے کے بعد ایک لمبی تقریر فرمائی۔ جس میں خلافت کی برکات، اہمیت اور ضرورت بیان کرتے ہوئے بے شمار مثالوں سے واضح کیا کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں اور وحدت خلافت سے ہی وابستہ ہے۔

پھر آپؓ نے یہ فرمایا کہ میری پہلی زندگی پر غور کر لو میں نے کبھی بھی امام بننے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں۔ اور میرا ربّ مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے۔ میں دنیا پہ ظاہر داری کا خواہشمند نہیں۔ میں ہرگز ایسی باتوں کا خواہش مند نہیں۔ اگر خواہش ہے تو صرف یہ کہ میرا مولا مجھ سے راضی ہو جائے۔

بیعت کی حقیقت:

فرمایا کہ اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے... بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ ایک شخص دوسرے کے لیے اپنی تمام خواہشیں اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کا نام عبد رکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جناب ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں عرب میں ایسی بلا پھیلی تھی کہ سوائے مکہ اور مدینہ کے سخت شور اٹھا۔ مکہ والے بھی فرنٹ ہونے لگے۔ مگر وہ بڑی پاک روح تھی جس نے انہیں کہا۔ اسلام لانے میں تم سب سے پیچھے ہو۔ مرتد ہونے میں کیوں پہلے بنتے ہو۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے باپ کے اوپر جو پہاڑ گرا ہے وہ کسی اور پر گرتا تو چکنا چور ہو جاتا۔ پھر بیس ہزار کی جماعت مدینہ میں موجود تھی۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم دے چکے تھے کہ ایک لشکر روانہ کرنا ہے۔ بس اس کو بھیج دیا اور اپنی قوم کا یہ حال تھا مگر خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلایا۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ کا زمانہ آ گیا۔

حضور فرماتے ہیں: اس وقت بھی اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے میں چاہتا ہوں کہ دفن (حضرت اقدس کے) ہونے سے پہلے تمہارا کلمہ ایک ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں صحابہ کرام کو بہت مساعی جمیلہ کرنی پڑیں۔ پھر فرمایا: اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو طوعاً و کرھاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔ بیعت کی دس شرائط بدستور قائم ہیں۔ ان میں خصوصیت سے مَیں قرآن مجید کے سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے، واعظین بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے شامل کرتا ہوں۔ پھر تعلیم دینیات، دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی۔ اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لیے اٹھانا چاہتا ہوں جس نے فرمایا:

وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ

یاد رکھو ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی ہے۔ (الحکم 6 جون 1908ء)

دعا ہے کہ خلافتِ احمدیہ قیامت تک محفوظ چلتی چلی جائے۔ آمین

خلافت: حِصارِ جاوِدانی

(محمد ابراہیم سرورؔ۔ نائب ایڈیٹر رسالہ انصاراللہ قادیان)

خلافت لاجَرم سُن لو ، نظامِ آسمانی ہے
نبوّت کی تتمّہ ہے ، خدا کی یہ نشانی ہے
خلافت روزِ روشن کی طرح ازلی حقیقت ہے
کہ صادِم ہو جو فرقاں سے ، فسانہ ہے کہانی ہے
بشارت ہے خلافت کی ، نبی ؐ کی پیشگوئی میں
کہ سُن لو دورِ آخر میں اِسی کی حکمرانی ہے
نبوت ، قدرتِ اوّل خدا کی بالیقین جانو !
خلافت اُس کی قدرت کی ، سنو! مظہر یہ ثانی ہے
خلافت کے بنا دنیا سراسر پُر خطر بے شک
کہ بیعت اِس کی بس یارو ! حصارِ جاوِدانی ہے
مجسّم ڈھال بنتی ہے ، گروہِ مومنیں کی یہ
مقابل اِس کے آئے گر، تو سمجھو آگ ، پانی ہے
ضیاء الحق ہو ، بھُٹو ہو کہ ہو احرار کا ٹولہ
اُڑا وہ خاک بن کرکے کہ جس نے اِس سے ٹھانی ہے
حوادِث اور زلازِل میں، حصارِ عافیت ہے یہ
خزاں کے دور میں یہ بالیقیں اِک رُت سہانی ہے
'معیّت' اپنی بخشی ہے خدا نے خود خلیفہ کو
وہ کرتا خود حفاظت ہے ، جو اس کا یارِ جانی ہے
خلیفہ پاسباں اپنا ، کہ ہے وہ سائباں اپنا
ضرورت، فیضیابی کو، عہد کی پاسبانی ہے
''عہد'' ہے وہ کہ جو ہم نے امامِ وقت سے باندھا
کہ طاعت ہے اگر سچی ، تو رب نے آزمانی ہے
رہیں گے ہوکے پورے سب، جو وعدے ہیں کئے ربّ نے
اُسی کی بس حکومت ہے ، اسی کی حکمرانی ہے
یہ اللہ کی وہ رسّی ہے کہ اس کو جو بھی تھامے گا
نصیب اپنا سنوارے گا ، مظفّر زندگانی ہے
خلافت کا مطیع ہو جا، کہ سرورؔ اس کی برکت سے
خدا کے فیض ملتے ہیں ، یقینی کامرانی ہے

❁ ❁ ❁ ❁

100 سال قبل اپریل، مئی 1924ء

❁ صاحبزادی امتہ السلام صاحبہ کا عقدِ مبارک:

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ کی دختر نیک اختر صاحبزادی امتہ السلام صاحبہ کا عقدِ مبارک مرزا بشیر احمد صاحب خلف الرشید جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب سے 15 مئی 2024ء کو بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ چونکہ نکاح پڑھانے کا اعلان قبل از وقت ہو چکا تھا اس لئے مردوں، عورتوں اور بچوں کا بہت بڑا مجمع مسجد میں ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نہایت لطیف خطبہ ارشاد فرمایا... یہ نکاح بھی ان اہم تاریخی واقعات میں ایک نہایت زبردست واقعہ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ذات بابرکات مفادسلسلہ کیلئے سرانجام دے رہی ہے۔ خدا تعالیٰ حضور کی منشاء کے مطابق اسے بابرکت بنائے۔ آمین (الفضل:20 مئی 1924ء صفحہ:1)

❁ تراویح کی نماز میں ختم قرآن کریم:

صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یکم اور 2 مئی 1924ء کی درمیانی رات نماز تراویح میں قرآن کریم ختم کیا ہے۔ (الفضل:06 مئی 1924ء صفحہ:1)

❁ مسجد نور میں نمازِ تراویح:

مسجد نور میں بھی اوّل شب نمازِ تراویح پڑھی جاتی ہے جو حافظ بشیر احمد پسر بابو نیاز احمد صاحب سب انسپکٹر آف پولیس پڑھاتے ہیں۔ (الفضل:22/ اپریل 1924ء صفحہ:1)

❁ قادیان میں عیدالفطر

6 مئی 1924ء کو عیدالفطر ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے غرباء و یتامیٰ کی فہرست طلب فرما کر صبح سویرے ان سب کو جن کی تعداد 300 سے متجاوز تھی، ناشتہ ان کے مکانوں پر پہنچا دیا۔ جس کے ساتھ کچھ نقدی بھی تھی۔ اور پھر نماز کے بعد مکلّف کھانا سب کو پہنچایا گیا۔ 9 بجے صبح نماز عیدالفطر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے باغ میں پڑھائی۔ جس میں حضورؓ نے ایک نہایت پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ (الفضل:13 مئی 1924ء صفحہ:1)

رشی نگر جماعت سے موصولہ تین ایمان افروز روایات

محمد حمید کوثر، ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند
وانچارج شعبہ تاریخِ احمدیت بھارت

محترم خورشید احمد صاحب گنائی امیر جماعت احمدیہ رشی نگر و ممبران مجلس عاملہ رشی نگر نے درج ذیل تین روایات اپنی تصدیق کے ساتھ شعبہ تاریخ احمدیت قادیان کو بھجوائیں۔ اُن میں سے دو کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے اور ایک کا تعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ بعد منظوری قارئین کے افادہ کے لیے انہیں شائع کیا جا رہا ہے۔

پہلی روایت:

حضرت ولی محمد صاحب واعظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قادیان پہنچے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سوال فرمایا کہ آپ لوگ اپنے گھروں سے چل کر کتنے دنوں میں قادیان پہنچے ہیں؟ ہم نے جواب دیا کہ حضور برف گرنے کی وجہ سے راستہ بہت خراب تھا۔ رُک رُک کر پیدل سفر کرنا پڑا۔ اس وجہ سے آٹھ نو دن بعد قادیان پہنچے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے کچھ دیر خاموشی اختیار کی۔ پھر فرمایا: **ولی محمد! ایک زمانہ آئے گا کہ تمہاری اولادیں آٹھ نو گھنٹے میں قادیان پہنچ جایا کریں گی۔** ان شاء اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوگئی ہے۔ آج کل یعنی 2023ء میں احباب جماعت اپنی اپنی ذاتی گاڑیوں میں روانہ ہوتے ہیں اور اگر راستہ میں کوئی غیر معمولی رکاوٹ نہ ہو تو آٹھ نو گھنٹے میں قادیان پہنچ جاتے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک

دوسری روایت:

حضرت ولی محمد صاحب واعظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ ہمارا قیام قادیان میں سن 1311، 1312 ہجری یعنی 1892 اور 93 میں تھا۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاکسار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ **ولی محمد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی صداقت کے لیے یہ نشانی بتائی ہے کہ چاند اور سورج کو رمضان المبارک میں گرہن لگے گا۔ چنانچہ عنقریب آپ یہ نشانی پوری ہوتی دیکھ لیں گے۔** چنانچہ جب ہم واپس رشی نگر آئے تو ہم نے یہاں اعلان کر دیا کہ امام مہدی علیہ السلام قادیان میں ظاہر ہو چکے ہیں اور انہوں نے اعلان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ان کی صداقت کے لیے رمضان المبارک میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ چنانچہ اگلے سال مورخہ 13 رمضان 1311 ہجری بمطابق 21 مارچ 1894ء کو چاند کو گرہن لگا اور اسی رمضان کو مورخہ 28 رمضان 1311 ہجری بمطابق چھ اپریل 1894ء کو سورج کو گرہن لگا۔ اس نشان آسمانی کو دیکھنے کے بعد رشی نگر کے تمام مسلمانوں نے احمدیت قبول کر لی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات 26 مئی 1908ء تک بہت سے اہل رشی نگر قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کرتے رہے اور آپؑ کی مجالس سے استفادہ کرتے رہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے عہد مبارک کا ایک ایمان افروز واقعہ

تیسری روایت:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ماہ جولائی، اگست 1921ء کو دوسری بار مع اہل وعیال کشمیر تشریف لے آئے۔ الفضل میں تحریر ہے کہ مورخہ 11 اگست 1921ء کو صبح کی نماز کے بعد ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ٹانگوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر حضورؓ مع تمام قافلہ کے آسنور کو روانہ ہو گئے۔ موضع کنہ پورہ حال ناصر آباد کے احمدی احباب نے حضورؓ کے کھانے کا اور تقریر کا اہتمام کیا ہوا تھا... آسنور سے قریبا دو میل کے فاصلہ پر موضع رشی نگر میں احمدی بچوں اور نوجوانوں کی دورویہ قطار کھڑی تھی ان میں سے ہر ایک فرد محبت سے ہدیہ سلام مسنون حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے پیش کر رہا تھا۔ (الفضل 22 اگست 1921 جلد نونمبر 14 صفحہ نمبر 1)

رشی نگر کے قدیمی بزرگان جو اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے بتایا کرتے تھے کہ حضورؓ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد رشی نگر میں ادا کیں۔ بعد ازاں حاضرین کو

مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسکول کی تعلیم بھی دلوائیں۔ نیز یہاں ایک اسکول بھی قائم کریں اور آپ میں سے کوئی فرد جماعت بے کار نہ رہے کیونکہ بیکاری ہی تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔

جب حضرت مصلح موعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس تشریف لے جا رہے تھے تو ایک عورت مساۃ عزیزہ بیگم زوجہ مکرم عبدالرحمٰن گنائی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور درخواست کی کہ میری شادی کو طویل عرصہ گزر گیا اور کوئی اولاد نہیں ہے۔ اولاد ہونے کے لیے دعا کریں۔ حضور بہت دیر تک خاموش رہے اور پھر جواب دیا۔

"بی بی یہ دعا تیری ذات کے لیے بہتر نہیں۔ بہت ممکن ہے بیٹے کی ولادت سے تیری زندگی خطرے میں پڑ جائے۔"

اس کے باوجود اس نے دعا کی پھر درخواست کی۔ حضورؓ نے اسے پہلے والا ہی جواب دیا۔ عزیزہ بیگم نے پھر اصرار کیا۔ اس پر حضورؓ نے عزیزہ بیگم کے لیے ہاتھ اٹھا کے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور رضی اللہ عنہ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور کچھ عرصہ کے بعد عزیزہ بیگم نے ایک لڑکے کو جنم دیا اور اس کی ولادت کے ساتھ ہی عزیزہ بیگم کی وفات ہوگئی اور تقدیر مبرم پوری ہوئی۔ جس لڑکے کی پیدائش ہوئی اس کا نام عبدالرشید گنائی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ رشی نگر اور جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کو ان روایات سے استفادہ کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

❁ ❁ ❁

محترم بشیر الدین صاحب ننگلی مرحوم قادیان کا ذکر خیر

(اُذْکُرُوْا اَمْوَاتَکُمْ بِالْخَیْرِ)

1956 میں آپ کی فیملی پاکستان فیصل آباد گئے تھے والدہ صاحبہ کا پاسپورٹ گم جانے کی وجہ سے کچھ عرصہ فیصل آباد کے گاؤں بکّو والا میں رکنا پڑا جہاں آپ 6 اکتوبر 1956ء کو آپ کی ولادت ہوئی۔ خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کا نام بشیر الدین تجویز فرمایا۔ آپ کے والد محترم کا نام دین محمد ننگلی صاحب درویش مرحوم اور والدہ کا نام مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ تھا۔ آپ محترم محمد رمضان صاحب مرحوم آف امبالہ، ہریانہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔

1965ء میں آپ اپنے چھوٹے بھائی اور والدہ کے ہمراہ پاکستان گئے ہوئے تھے اُن دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیمار تھے۔ ملنے کی اجازت نہ تھی۔ حضورؓ کو یہ بتانے پر کہ قادیان سے آئے ہیں اجازت ملی۔ کمرہ میں حضور نے کروٹ لے کر ان کی طرف دیکھا۔ آپ حضورؓ کے پلنگ کا چکر لگا کر کمرے سے باہر آ گئے۔ اس طرح آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بھی زیارت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

1982ء میں آپ پاکستان گئے ہوئے تھے۔ اپنی اہلیہ اور بڑے بیٹے ناصر الدین کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ ملاقات کے چند یوم بعد حضورؒ کی وفات ہوگئی آپ کو حضور کے جنازہ مبارک میں شامل ہونے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ کو ربوہ میں اُن کی بیعت کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں" (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،
سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

موصوف بہت پیار کرنے والے، ہمدرد، ملنسار اور دکھ سکھ میں سب کے کام آنے والے، غرض بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنی ساری زندگی نہایت سادگی، ایمانداری اور وفا کے ساتھ گزاری۔

شادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے دو بیٹوں سے نوازا تھا۔ آپ کی اہلیہ کو بیٹی کی خواہش تھی زچگی سے 3 ماہ قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں اپنی خواہش کا اظہار فرمایا۔ حضور انور نے 3 ماہ قبل صرف بیٹی کا نام تجویز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹی جیسی نعمت سے نوازے اُس کا نام نصرت جہاں رکھ لیں۔ 3 ماہ بعد آپ کے یہاں بیٹی ہوئی۔ اس طرح آپ کی بیٹی حضور انور کی دعاؤں کا نشان بنی۔ الحمدللہ۔

موصوف نے سن 1976 سے سن 2010 تک ایک لمبا عرصہ فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں بہت محنت اور وفا کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے ارشاد پر 7 اپریل 1992ء کو 3 ماہ کیلئے پریس کی مشین کا کام سیکھنے ربوہ پاکستان گئے۔ اُس وقت پیارے حضور انور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناظر اعلیٰ ربوہ تھے۔ کئی بار حضور سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ الحمدللہ۔

دسمبر 2006ء میں اچانک گردے فیل ہو گئے جس پر محترم میاں صاحب مرحوم (حضرت مرزا وسیم احمد صاحب) کے مشورہ اور ہدایت پر پاکستان کا ویزہ حاصل کر کے وہاں گئے اور لاہور میں رشید ہسپتال میں کامیاب کڈنی ٹرانسپلانٹ کا آپریشن ہوا۔ موصوف صحتیاب ہوتے ہی واپس فضل عمر پرنٹنگ پریس میں خدمت کے لئے حاضر ہو گئے۔ آپریشن کے بعد جسم کچھ کمزور ہو گیا تھا اور پریس میں استعمال ہونے والے کیمیکلز کے نقصان کی وجہ سے موصوف کا ٹرانسفر 2010ء میں دفتر بہشتی مقبرہ قادیان میں ہو گیا اور سال 2016ء اپنی ریٹائرمنٹ تک موصوف دفتر بہشتی مقبرہ قادیان میں خدمت سرانجام دیتے رہے۔

موصوف سلسلہ کی خدمت کا بے انتہا جذبہ رکھتے تھے موصوف ایک طویل عرصہ اپنے حلقہ میں بطور سیکریٹری مال کے عہدہ پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ وفات سے قبل بھی آپ اپنے میں حلقہ میں سیکریٹری وقف جدید اور محصل مجلس انصار اللہ کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ صد سالہ جوبلی کا چندہ بھی بڑی محنت لگن سے آپ نے وصول کیا۔ جب بھی نماز کے لئے مسجد جاتے یا باہر کسی کام سے جاتے تو رسید بُک آپ کے ہاتھ میں ہوتی تھیں۔ نماز کے بعد اکثر محلہ کے داخلی حصہ میں کرسی پر بیٹھ جایا کرتے تھے تا کہ چندہ کی وصولی کر سکیں۔ گردے فیل ہونے کے بعد جب آپ کا ڈائلیسز ہوتا تھا تو دائیں ہاتھ کی کلائی میں آپریشن کر کے پائپ ڈالا گیا جس سے آپ کا ہاتھ کمزور ہو گیا تھا اور کانپتا تھا۔ گھر والے منع کرتے تھے کہ اس ہاتھ سے پین نہ پکڑیں رسید ہم کاٹ دیتے ہیں لیکن آپ کہتے نہیں یہ رسیدیں میں ہی کاٹوں گا۔ اپنی وفات سے 2 دن قبل تمام رسیدات کی رقم محاسب میں جمع کروا دیں۔

آپ کو خدا نے فنِ خطابی عطا کی تھی۔ اخبار بدر قادیان کی کتابت اور بہشتی مقبرہ قادیان کے بعض مزار، یادگاری کتبہ جات آپ کی یادگار ہیں۔

آپ جلسہ سالانہ قادیان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کا اپنے گھر پر قیام وطعام کا اہتمام بہت شوق اور اخلاص کے ساتھ کیا کرتے تھے اور اس فکر میں رہتے تھے کہ کہیں کسی مہمان کی خدمت میں کوئی کمی نہ رہ جائے بعض سالوں میں گھر میں مہمانوں کی تعداد 60 سے بھی زائد ہو جاتی تھی۔ جب مہمان واپس گھروں کو جاتے تو اُن کو قادیان کے تبرک کے طور پر کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور دیتے۔ کڈنی ٹرانسپلانٹ کے بعد جسم میں کمزوری آ گئی تھی۔ اس کے باوجود جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے استقبال کرنے ان کا سامان اٹھوانے، انہیں قیام گاہ تک پہنچانے اور بعد میں انہیں رخصت کرنے خود چل کر جایا کرتے تھے۔

44واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2024ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کے ذیلی تنظیمات مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماعات کیلئے مؤرخہ 25، 26 اور 27 / اکتوبر 2024ء (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی از راہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اِس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ اِن اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

وفات کے بعد بے شمار مہمانان کرام کی طرف سے جو کبھی آپ کے گھر میں ٹھہرے تھے تعزیت کے فون آئے جو اُن کی وفات پر روتے ہوئے کہتے تھے کہ وہ شخص بے انتہا محبت کرنے والا شخص تھا کبھی محسوس نہ ہونے دیا کہ ہم اپنے گھر میں ہیں یا کسی غیر کے گھر میں۔ ایک مہمان نے بتایا کہ 2012 میں وہ موصوف کے گھر ٹھہرا تھا اور کہا کہ میں بیان نہیں کرسکتا کہ ان کی وفات سے میں کس غم میں ہوں مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرا خود کا باپ فوت ہو گیا ہو۔

مرحوم کا خلافت کے ساتھ محبت اور وفا کا خاص تعلق تھا۔ 2014ء میں جلسہ سالانہ لندن پر قادیان دارالامان سے جانے والے وفد میں شامل تھے۔ حضور انور کے ساتھ کئی بار شرف ملاقات نصیب ہوا۔ آپ نے بتایا کہ ایک بار لندن میں حضور انور سے ملاقات ہوئی جس میں بچے بھی شامل تھے۔ حضور نے بچوں کے بارے میں پوچھا تو میں نے عرض کیا کہ میرا ایک بیٹا اور بیٹی جرمنی میں رہتے ہیں۔ حضور نے از راہِ شفقت میرے بڑے بیٹے ناصر الدین محمد سے پوچھا ان کو جرمنی بلایا؟ بیٹے نے بتایا کہ حضور ویزہ اپلائی کیا تھا نہیں ملا۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا اب دوبارہ اپلائی کرو۔ حضور کے ارشاد پر دوبارہ اپلائی کیا تو انٹرویو کے بغیر ہی ویزہ لگ گیا۔ الحمد اللہ۔ اور پھر حضور انور سے جرمنی میں بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دعا گو تھے۔ کوئی بھی پریشانی پیش آتی تو مرحوم بیت الدعا میں جا کر پریشانی دور ہونے تک مسلسل دعا کرتے۔ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ جس کسی نے بھی ان سے دعا کے لئے کہا ان کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ مرحوم نے درویشی دور کا ابتدائی غربت کا زمانہ بھی دیکھا اور بعد میں خلافت احمدیہ کی برکت کے طفیل آسودگی کا وقت بھی گزارا مگر ہر حال میں صبر اور شکر کا دامن نہ چھوڑا۔ قناعت کے ساتھ سادہ زندگی بسر کی۔ آپ نہایت خوش مزاج، ہمدرد، ملنسار اور ہر ایک کی دلجوئی کرنے والے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور گھریلو کاموں میں بھی نہ صرف دلچسپی لیتے بلکہ بہترین کرنے کی کوشش میں رہتے۔

آپ کی نماز جنازہ 6 جنوری 2024 کو بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں محترم محمد انعام غوری صاحب امیر مقامی، ناظر اعلیٰ قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ کے علاوہ درج ذیل اولاد یادگار چھوڑی ہے: 1)۔ مکرم محمد ناصر الدین صاحب آف جرمنی (بیٹا) 2)۔ مکرم نور الدین نوری صاحب مربی سلسلہ نظارت نشر و اشاعت آف قادیان (بیٹا) 3)۔ مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اظہر صاحب آف جرمنی۔ (بیٹی)

تمام بچے اللہ کے فضل سے مختلف رنگوں میں سلسلہ احمدیہ کی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ ☆......☆......☆

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

اخبارِ مجالس

تربیتی کیمپ ضلع ویسٹ گوداوری:

مورخہ 28/اپریل 2024ء کو مجلس انصار اللہ ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیش) کا ایک روزہ تربیتی کیمپ بمقام احمدیہ مسجد اڑّاروڈ زیر صدارت مرکزی نمائندہ مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوا۔ مکرم شیخ باجی صاحب آف اڑّاروڈ کی تلاوتِ قرآن کریم سے ٹھیک صبح 11 بجے اجلاس کا آغاز ہوا۔جس کے بعد مکرم صدرِ اجلاس نے عہد انصار اللہ اُردو اور تیلوگو زبان میں دہرایا۔ بعد ازاں مکرم شیخ رفیق صاحب معلم سلسلہ کوتہ پلی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔اس تربیتی کیمپ میں پہلی تقریر تیلوگو زبان میں مجلس انصار اللہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے مکرم ذیشان صاحب مبلغ سلسلہ تیڈلم نے کی۔ بعدہٗ مرکزی نمائندہ نے تیلوگو زبان میں بتایا کہ انبیاء کی بعثت کے مقاصد، آنحضرتؐ کی بعثت، آپؐ کے ذریعہ پیدا کردہ روحانی انقلاب اور اس زمانہ میں اسلام کی فضیلت، قرآن مجید کی عظمت اور بانئ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ثابت کرنے کیلئے آنحضرتؐ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ یہی جماعت ساری دنیا میں غالب آنے والی ہے۔اس لئے ہم احمدی بہت خوش قسمت ہیں۔

محفل سوال و جواب:

اس کے بعد ایک سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی۔جس میں حاضر انصار بھائیوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اور بعض شکوک وشبہات کا ازالہ بھی کیا گیا۔انتظامی نوعیت کے سوالات کے جوابات ناظم صاحب اور مقامی صدر جماعت مکرم شیخ حسن انصاری صاحب نے دیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے بہت فائدہ ہوا۔

حاضری:

اس تربیتی کیمپ میں (1) مقامی مجلس اڑّاروڈ کے علاوہ ضلع کی قریبی مجالس (2) تیڈلم (3) رائنہ پالم (4) وجے رائی (5) منڈور (6) کوتہ پلی (7) ریڈی گوڈم سے کل 32 نمائندگان انصار شامل ہوئے۔اسٹیج پر صدر اجلاس کے ساتھ خاکسار اور مقامی صدر جماعت مکرم شیخ حسن انصاری صاحب کو بھی بیٹھنے کی توفیق ملی۔

زعماء کرام کے ساتھ میٹنگ:

بعد نماز ظہر وعصر جمع دوپہر کے کھانا اور چائے انتظام کیا گیا تھا۔ جس کے بعد تمام زعماء اور مبلغین و معلمین کرام کے ساتھ ایک میٹنگ کی گئی۔جس میں سالانہ کیلنڈر کے تعلق سے تفصیل سے سمجھایا گیا اور رپورٹ بروقت ارسال کرنے کی اہمیت بتائی گئی۔

129واں جلسہ سالانہ قادیان۔2024ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مؤرخہ 27، 28اور 29/دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔احباب جماعت ابھی سے اِس مبارک جلسہ میں شمولیت کا عزم کرتے ہوئے ہر لحاظ سے اس کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ اور شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو اُن کا وارث بنائے۔آمین (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تربیتی کیمپ کے احسن نتائج ظاہر فرمائے اور ہمیں خلیفہ وقت کے منشاء مبارک کے مطابق خدمتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(رضوان سلیم، ناظم مجلس انصاراللہ ضلع ویسٹ گوداوری، آندھرا پردیش)

تربیتی کیمپ ضلع محبوب نگر:

مورخہ 5 رمئی 2024ء کو مجلس انصاراللہ ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ) کا ایک روزہ تربیتی کیمپ بمقام احمدیہ مسجد فضلِ عمرؓ چنتہ کنٹہ زیر صدارت مکرم جے محمد عظیم صاحب امیر ضلع محبوب نگر منعقد ہوا۔ جبکہ مرکزی نمائندہ مکرم حافظ سدیر سول نیاز صاحب ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت بطور مہمان خصوصی اور مکرم شیخ بشارت احمد صاحب مبلغ انچارج ضلع محبوب نگر، مکرم محمود احمد بابو صاحب صدر جماعتِ احمدیہ چنتہ کنٹہ اور خاکسار اسٹیج پر موجود تھے۔ مکرم بی ناصر احمد صاحب آف چنتہ کنٹہ کی تلاوتِ قرآن کریم سے صبح ٹھیک 11 بجے اجلاس کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد مکرم حافظ سیدرسول نیاز صاحب نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ بعدازاں مکرم بشارت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جبکہ مکرم محمود احمد بابو صاحب صدر جماعتِ احمدیہ چنتہ کنٹہ نے مجلس انصاراللہ کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد پڑھ کر سنایا۔ اس تربیتی کیمپ میں پہلی تقریر کرتے ہوئے مکرم حبیب اللہ شریف صاحب زعیم مجلس انصاراللہ محبوب نگر نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں مجلس انصاراللہ کے قیام کے اغراض ومقاصد کو بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم شیخ بشارت احمد صاحب مبلغ انچارج ضلع محبوب نگر نے مجلس انصاراللہ اور تربیتِ اولاد کے عنوان سے دوسری تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب چنتہ کنٹہ نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدۂ مرکزی نمائندہ مکرم حافظ سدیر سول نیاز ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت نے ’’خلافت: عافیت کا حصار‘‘ کے عنوان سے خلافتِ احمدیہ کی برکات اور ہماری ذمہ داریوں کے حوالہ سے تفصیلی تقریر کی۔ آخر میں باہم پیار ومحبت سے رہنے اور صلح وآشتی کا نمونہ دکھانے کی ضرورت بیان کی۔ اجلاس کے آخر میں مکرم صدر اجلاس نے سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2023ء کے موقع پر موصولہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنانے کے بعد اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی نصیحت کرکے اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تقریب بسم اللہ:

عزیزم شایان احمد ابن مکرم عبدالباسط صاحب چنتہ کنٹہ کی

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:
’’یادرکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے‘‘
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

تقریب بسم اللہ منعقد ہوئی۔ جس میں مرکزی نمائندہ مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت نے قرآن کریم کی ابتدائی چند آیات پڑھا کر دعا کروائی۔

زعماء وممبران ضلعی مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ:

بعد نماز ظہر وعصر جمع دوپہر کے کھانا اور چائے انتظام کیا گیا تھا۔ جس کے بعد تمام زعماء کرام وممبران ضلعی مجلس عاملہ ناظم انصاراللہ محبوب نگر اور مبلغین و معلمین کرام کے ساتھ ایک میٹنگ کی گئی۔ جس میں سالانہ کیلنڈر کے تعلق سے تفصیل سے سمجھایا گیا اور رپورٹ بروقت ارسال کرنے کی اہمیت بتائی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تربیتی کیمپ کے احسن نتائج ظاہر فرمائے اور ہمیں خلیفہ وقت کے منشاء مبارک کے مطابق خدمتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بی انور احمد، ناظم مجلس انصاراللہ ضلع محبوب نگر، صوبہ تلنگانہ)

دورہ ہماچل پردیش:

مؤرخہ 15 فروری 2024 کو خاکسار اور مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب ایڈیشنل قائد عمومی ہماچل پردیش کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ رات کو ہم ضلع کانگڑہ کی ایک مجلس بالوگلو (Balu Glou) پہنچے۔ یہاں مکرم سلطان محمد بھٹی صاحب ناظم انصاراللہ ضلع کانگڑہ متعین ہیں۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم موصوف سے پورے ضلع کی مجالس اور رپورٹ وغیرہ بھجوانے کے سلسلہ میں گفتگو کر کے معلومات حاصل کیں اور ضروری امور سمجھائے۔ صبح نماز فجر کے بعد موجود انصار اور افراد کے سامنے خاکسار نے مجلس انصاراللہ کے حوالہ سے مختلف امور کی نشاندہی کرتے ہوئے درس دیا۔

ریفریشر کلاس ضلع کانگڑہ:

صبح ٹھیک 11 بجے مکرم رفیع احمد صاحب کے مکان کے صحن میں خاکسار کی صدارت میں ریفریشر کلاس منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز مکرم شیر محمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ جوالاجی کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ بعدہٗ خاکسار نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ بعد ازاں مکرم گلزار علی صاحب معلم سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب نے ”جماعتِ احمدیہ کا روشن مستقبل اور ہماری ذمہ داریاں“ کے عنوان سے پہلی تقریر کی۔ جبکہ مکرم مبارک احمد شاد صاحب مبلغ انچارج ضلع کانگڑہ نے ”بدرسومات سے اجتناب“ کے عنوان سے دوسری تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم سلطان محمد بھٹی صاحب ناظم انصاراللہ ضلع کانگڑہ نے ”شکریہ احباب“ پیش کیا۔ آخر پر خاکسار نے مجلس انصاراللہ کا قیام اور لائحہ عمل میں موجود اہم شعبہ جات تربیت، تبلیغ اور خدمت خلق کے حوالہ سے تفصیل اور واقعات کے ساتھ سمجھا کر اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے یہ ریفریشر کلاس اختتام کو پہنچا۔

اس کے بعد خاکسار نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ اور بعد نمازِ جمعہ حاضرین کو مجلس کی طرف سے کھانا کھلایا گیا۔ کل بیس (20)

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

انصار شامل ہوئے۔ الحمدللہ

مرکز سے ہندی کے کتب لے جا کر موجود انصار کو، مکرم ناظم صاحب ضلع اور مکرم مبلغ انچارج صاحب نیز معلمین کرام کو فراہم کی گئیں تا کہ وہ مجالس میں انصار کو مطالعہ کیلئے دے سکیں۔

دورہ ہرڈیہ مجلس:

وہاں سے ہم شام کو ہرڈیہ مجلس پہنچے۔ جہاں انصار، خدام، اطفال اور ناصرات جمع تھے۔ یہاں لوگوں سے ملاقات کر کے ایک محفل سوال و جواب لگائی گئی۔ جس میں حاضرین کو دینی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ اس کے بعد وہاں سے ہم واپس بخیر وعافیت قادیان دارالامان پہنچے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(عبدالمؤمن راشد، نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت)

شموگہ میں رمضان المبارک کے لیل ونہار:

درس وتدریس: نماز فجر کے بعد خصوصی درس الحدیث اور بعد نماز عصر 06:00 بجے سے درس القرآن دیا جاتا رہا۔ روزانہ نماز عشاء سے قبل چند منٹ کے لئے احباب جماعت کے مختلف سوالات کے جوابات بھی دیئے جاتے رہے۔

نماز تراویح: اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک میں ہر دن بعد نماز عشاء نماز تراویح کا اہتمام رہا۔ چند افراد کو نماز تراویح پڑھانے کا موقعہ دیا گیا۔ اوسطاً حاضری 150-200 رہی ہے۔

افطاری کا انتظام: روزہ داروں کے لئے روزانہ افطاری کا انتظام کیا جاتا رہا۔ یہ انتظام سیکریٹری ضیافت شیموگہ کے زیر نگرانی ہوتا رہا۔ شروع میں ہی ایک Committee محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ شیموگہ کی منظوری سے تشکیل دی گئی۔ جو 16 ممبران پر مشتمل تھی۔ الحمدللہ۔ اس کمیٹی کے ذریعہ پورا مہینہ بڑے ہی خوش اسلوبی کے ساتھ افطاری کا اہتمام ہوتا رہا۔ روزانہ افطاری میں افراد کی حاضری 120-150 رہی ہے۔

قرآن کریم کا مکمل دور: ماہ رمضان کے شروع میں ہی اعلان کیا گیا کہ اس بابرکت مہینہ میں اانصار حضرات بھی خصوصیت کے ساتھ قرآن کریم ناظرہ کا ایک دور مکمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ شیموگہ کے آٹھ انصار نے ناظرہ اور دو انصار نے ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔

مالی قربانی: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ماہ مبارک میں انصار حضرات خصوصیت کے ساتھ اپنے لازمی چندہ جات، طوعی چندہ جات، زکوۃ، صدقۃ الفطر وصدقات وخیرات ادا کرتے رہے۔ الحمدللہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کو اپنی حقیر کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔ اور ہم تمام کو خلیفہ وقت کے منشاء مبارک کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سید بشیر الدین محمود احمد، زعیم مجلس انصاراللہ شیموگہ)

انصار سے چائے پر ملاقات حیدرآباد:

مؤرخہ 3 مارچ 2024ء کو مسجد الحمد سعید آباد میں بعد نماز عصر ایک خصوصی پروگرام بعنوان ''انصار سے چائے پر ملاقات'' زیر صدارت مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

''کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔'' (حضرت مسیح موعودؑ۔ سناتن دھرم: صفحہ 4)

انصاراللہ مغربی جنوبی ہند منعقد ہوا۔جس میں تلاوتِ قرآن کریم کے بعد مکرم صدرِ اجلاس نے عہدِ انصاراللہ دہرایا۔ بعدۂ خاکسار نے تعارفی تقریر کرتے ہوئے انصار کو توجہ دلائی کہ مجلس کے تمام پروگراموں میں وقت نکال کر ذوق سے شامل ہوا کریں۔اس کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔مکرم انور احمد غوری صاحب ناظم انصاراللہ بھی اسٹیج پر رونق افروز تھے۔ اس پروگرام میں ایک صد اسی (180) انصار اور تعاون کیلئے دس خدام بھی شامل ہوئے۔مجلس کی طرف سے تمام حاضرین کی تواضع بھی کی گئی۔اس نئے پروگرام کا بہت اچھا اثر ہوا۔الحمدللہ

(محمد ضیاء الدین، زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ حیدرآباد)

جلسہ سیرۃ النبیؐ چیک ڈیسنڈ (کشمیر):

مؤرخہ 21 اپریل 2024ء کو جماعت احمدیہ چک ڈیسنڈ کی مجلس میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پرنور اجلاس مسجد طاہر میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم عبدالغفار شیخ صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔مکرم فراست فیروز صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم مع ترجمہ پیش کیا۔جبکہ مکرم میر اعجاز احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔مکرم محمد رئیس شیخ صاحب نے پہلی تقریر کی جبکہ دوسری نظم خاکسار نے پڑھی اور دوسری تقریر مکرم رضوان خان صاحب نے کی۔اور تیسری نظم عزیزم وسیم نے پڑھ کر سنائی۔ آخر پر صدر اجلاس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کرنے کی نصیحت کر کے اجتماعی دعا کروائی۔جس سے جلسہ اختتام کو پہنچا۔انصار کے ساتھ خدام، اطفال اور لجنہ و ناصرات بھی انتہائی ذوق وشوق سے حاضر ہوئے۔کل حاضری 45 رہی۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے احسن نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

وقارِ عمل چیک ڈیسنڈ (کشمیر):

مؤرخہ 14 اپریل 2024ء کو مجلس انصاراللہ چیک ڈیسنڈ کی طرف سے ایک مشترکہ وقارِ عمل صبح 10:30 تا 12:15 کیا گیا۔ جس میں مسجد طاہر کی نچلی منزل میں موجود تعمیراتی لکڑیوں کو اوپر والی منزل میں طے کر کے رکھا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار و خدام نے ذوق شوق سے بڑی خوش اسلوبی سے کام کیا۔شدید بارش کے باوجود وقارِ عمل کا اعلان ہوتے ہی فوری طور پر انصار جمع ہوئے اور وقارِ عمل شروع ہو گیا۔25 احباب شریک ہوئے۔اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق خدماتِ دینیہ بجالانے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(مبارک احمد خان، زعیم مجلس انصاراللہ چیک ڈیسنڈ)

”مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

دورہ ضلع ہوشیارپوروضلع روپڑ:

مؤرخہ 5 مئی تا 6 مئی 2024ء ضلع ہوشیار پور: دسوواہ، گڑدی وال، کانگمائی، بادھووال، کھرڑا چھروال، سیلا خورد، بینے وال، میگووال۔

ضلع روپڑ: ھڑوا، جھانڈیاں، ریل ماجرا، بہرام پور، رڈکی حیراں۔یعنی کل 13 مجالس انصاراللہ کا تربیتی دورہ کیا گیا۔مجالس میں متعین معلمین وزعماء کرام سے ملاقات کر کے مجالس میں کارگزاری بہتر سے بہتر بنانے اور بروقت ماہانہ رپورٹس بھجوانے کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔ رپورٹ فارم کو مدنظر رکھتے ہوئے کالم بھرنے اور ہر کالم کو صحیح اعداد وشمار کے ساتھ لکھنے کی تاکید کی گئی۔ معلمین وزعماء کرام کو دفتر انصاراللہ بھارت کا ای میل ایڈریس مہیا کیا گیا تا کہ وہ براہ راست بروقت رپورٹیں بھجوا سکیں۔

جن جن مجالس میں ماہانہ رپورٹ فارم یا دیگر فارم موجود نہیں تھے انہیں فراہم کیے گئے۔دفتر کی طرف سے شائع کردہ کتب اور سالانہ پروگرام بھی مجالس میں مہیا کیے گئے۔قرآن کریم گورمکھی ترجمہ بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے۔چنانچہ ایک ناصرونائب امیر مکرم دلدار صاحب بہرام پور کو ایک قرآن بطور تحفہ دفتر کی طرف سے پیش کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصوف روزانہ باقاعدگی

مکرم دلدار صاحب بہرام پور کو قرآن کریم گورمکھی ترجمہ پیش کرتے ہوئے

سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ان ایام میں اکثر انصار زراعت کے کاموں میں مصروف ہیں۔اس لیے زیادہ تر انفرادی ملاقاتیں کرکے اور گھروں میں خواتین اور بچوں کو نظام جماعت اور خلافت احمدیہ سے مضبوطی کے ساتھ جڑے رہنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔بعض مجالس میں بچوں سے دینی معلومات سے متعلق سوالات پوچھے گئے۔معلمین کرام نے اچھی محنت سے بچوں کو دینی معلومات سکھائیں۔اس دورہ میں خاکسار کے ہمراہ مکرم عزیز احمد ناصر صاحب نائب قائد عمومی شامل رہے۔اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

(عبدالمؤمن راشد، نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت)

Ph:09419049823

Ph:09622584733

"مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلَام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979

مؤرخہ 5 مئی 2024ء کو بمقام چنتہ کنٹہ مکرم جے محمد عظیم صاحب
امیر ضلع محبوب نگر کی صدارت میں منعقدہ تربیتی کیمپ کے موقع پر
حاضر اراکین انصاراللہ ضلع محوب نگر (صوبہ تلنگانہ) کا ایک منظر

مؤرخہ 5 مئی 2024ء کو بمقام چنتہ کنٹہ مکرم جے محمد عظیم صاحب
امیر ضلع محبوب نگر کی صدارت میں منعقدہ تربیتی کیمپ کے موقع پر تقریر
کرتے ہوئے مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب ایڈیشنل قائد عمومی

مؤرخہ 3 مارچ 2024ء کو مسجد الحمد سعید آباد (حیدر آباد) میں
خصوصی پروگرام ''انصار سے چائے پر ملاقات'' کے موقع پر
حاضر اراکین انصاراللہ حیدر آباد

مؤرخہ 28 اپریل 2024ء کو بمقام اڑّارو ڈ منعقدہ تربیتی کیمپ ضلع ویسٹ
گوداوری کے موقع پر صدارتی تقریر کرتے ہوئے مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب
ایڈیشنل قائد عمومی جبکہ مکرم رضوان سلیم صاحب ناظم ضلع بھی موجود ہیں

زیر صدارت مکرم طاہر احمد بیگ صاحب معاون صدر
برائے تربیتی کیمپس مؤرخہ 12 مئی 2024ء کو بمقام
اندورہ (صوبہ کشمیر) منعقدہ تربیتی کیمپ کے اسٹیج کا منظر

زیر صدارت مکرم طاہر احمد بیگ صاحب معاون صدر
برائے تربیتی کیمپس مؤرخہ 5 مئی 2024ء کو بمقام آسنور
(صوبہ کشمیر) منعقدہ تربیتی کیمپ کے اسٹیج کا وحاضرین کا ایک منظر